امتل عزیز شہزاد

آشوبِ سحر

ایک ڈھلتی عمر کی عورت سڑک پار کرتے ہوئے ایک لڑکی کو دیکھتی ہے۔ اس کے ساتھ ایک ماڈرن عورت ہے۔ وہ اسے چلا کر رکنے کے لیے کہتی ہے لیکن وہ دونوں سڑک پار کر کے گاڑی میں بیٹھ کر چلی جاتی ہیں۔

وقار صاحب کے دو بچے ہیں۔ اجیہ اور سائر... وہ سائر کی شادی کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ان کی بیوی اس دنیا میں نہیں ہے۔ ان کی سالی مہ پارہ خاص طور پر لندن سے اس شادی میں شرکت کرنے آئی ہیں' اجیہ وقار صاحب کو بتاتی ہے کہ سائر اس شادی سے ناخوش نظر آتا ہے۔ وقار صاحب یہ سن کر پریشان ہو جاتے ہیں۔

اجیہ بہت خوب صورت ہے۔ وہ دو ماہ کی تھی جب اس کی ماں چلی گئی۔ وہ اپنی خالہ مہ پارہ سے پوچھتی ہے' اس کی ماں کیسی تھیں۔ مہ پارہ بتاتی ہیں کہ اس کی ماں بہت خوب صورت تھی بالکل کانچ سے بنی مورت۔ وقار صاحب کی بہنیں بھی انہیں احساس دلاتی ہیں کہ سائر اس شادی سے خوش نہیں ہے۔ تب وقار صاحب سائر سے براہ راست بات کرتے ہیں کہ سائر کہیں اور انٹرسٹڈ تو نہیں ہے۔ تب سائر کہتا ہے کہ ایسا ہرگز نہیں ہے اور وہ اپنے باپ کی کوئی بھی خواہش رد نہیں کر سکتا۔

سائر کی شادی میرب سے ہو رہی ہے۔ میرب دو سال کی تھی جب ان کی ماں بھی دنیا سے چلی گئی تھیں۔ ابراہیم صاحب نے اس کے بعد شادی نہیں کی۔ ان کے پڑوسی اور دوست احمد سعید اور ان کی بیگم نے میرب کا خیال اپنے بچوں کی طرح رکھا سعید صاحب کی بیٹی ماریہ کی میرب سے گہری دوستی ہے ان کا ایک بیٹا عاشر ہے جو اجیہ کو پسند کرتا ہے شادی کی

مکمل ناول

Downloaded From
Paksociety.com
READING
Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

Downloaded From paksociety.com

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

تقریبات میں سائر کا رویہ بہت اکھڑا ہوا رہتا ہے۔ شادی کی رات بھی وہ میرب سے بہت رکھائی سے پیش آتا ہے وہ میرب سے کہتا ہے کہ وہ اس سے صرف وفاداری کی توقع رکھتا ہے اور اسے اپنی بہن اور والد کا خیال رکھنے کو کہتا ہے۔

اجیہ کی دوست شینا بہت آزاد خیال لڑکی ہے۔ اس کا بھائی آغا شایان اجیہ میں دلچسپی لینے لگتا ہے۔ اجیہ بھی اس کی طرف مائل ہے۔ جبکہ میرب کا بھائی سعد' اجیہ کو پسند کرتا ہے۔

سائر کا رویہ میرب کے ساتھ بہت عجیب ہے۔ وہ معمولی باتوں پر شدید ردعمل ظاہر کرتا ہے۔' وہ کہتا ہے کہ وہ کسی بھی لڑکے سے بات نہ کرے۔

وہ عورت جس نے سڑک پر مہ پارہ کو دیکھا تھا۔ ایک خستہ فلیٹ میں رہتی ہے۔ وہاں سے کوئی پرانا پتا نکال کر مہ پارہ کے گھر جاتی ہے تو پتا چلتا ہے کہ مہ پارہ وہ گھر چھوڑ چکی ہے۔ لیکن وہاں کے مکین اسے وقار صاحب کے گھر کا پتا دے دیتے ہیں۔

تب وہ کہتی ہے وقار آج سے سالوں پہلے تم نے جو اذیت مجھے پہنچائی تھی' اس کے بدلے کا وقت آپہنچا ہے۔"

شیخ عبدالحمید کریانہ فروش ہیں۔ دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں' نازو' چندا اور مانو۔ چندا کا مزاج اور صورت سب سے الگ ہے۔ وہ بے حد حسین ہے اور پڑھائی کے بجائے دوسری رنگا رنگ سرگرمیوں میں دلچسپی رکھتی ہے۔ شیخ صاحب کی لاڈلی ہے۔ کالج میں ایک ڈرامے میں قلوپطرہ کا کردار کرتی ہے تو آصف شیرازی اسے ٹی وی پر اداکاری کی آفر کرتا ہے۔ وہ ایک ڈائریکٹر شکیل ملک کا ملازم ہے۔ اس آفر پر چندا بہت خوش ہوتی ہے لیکن وہ جانتی ہے کہ اس کے گھر والے کبھی اسے ٹی وی پر کام کرنے کی اجازت نہیں دیں گے اور شادی کرکے رخصت کردیں گے۔ وہ آصف شیرازی سے کہتی ہے کہ تم مجھ سے شادی کرلو یہ اصلی شادی نہیں صرف ایک معاہدہ ہوگا۔ میں گھر والوں کے چنگل سے نکل آؤں گی۔ آصف مان جاتا ہے۔

میرب سائر کے رویے سے بہت پریشان ہے۔ وہ عاشر سے بات کرنے کو منع کرتا ہے۔

اجیہ کا تعلق آغا سے بہت بڑھ چکا ہے۔ دونوں ملاقاتیں کررہے ہیں۔ ادھیڑ عمر عورت اجیہ کو فون کرکے بتاتی ہے کہ اس کی ماں زندہ ہے۔ وہ کہتی ہے کہ وہ اجیہ کی ماں سے ملاقات بھی کراسکتی ہے۔

چھٹی قسط

رات زہریلی ناگن کی طرح اس کے وجود پر سرسرا رہی تھی۔ وہ بے قراری سے اپنے مختصر سے فلیٹ میں یوں چکراتی پھر رہی تھی گویا پیروں تلے انگارے بچھے ہوں۔۔۔ اور انگارے ہی تو تھے۔

اس کے خواب' اس کے ادارے' اس کی حکمت عملی سب جل کر راکھ ہوا ہی چاہتے تھے' یہ اس کے قدموں تلے اس کی لاحاصل تمنائیں ہی انگاروں کی صورت دہک رہی تھیں۔۔۔ بجھنے سے پہلے کی دہک۔

"قسمت نے ہمیشہ ہی مجھے عین وقت پر دغا دی ہے۔ محض ہاتھ بھر کا فاصلہ صدیوں کی مسافت میں تبدیل ہوتے دیکھا ہے۔ میں سب کچھ کھو چکی ہوں۔" اس نے رک کر داغ دار اور چٹخے ہوئے آئینے میں اپنی صورت دیکھی "اپنی جوانی' اپنا حسن' اس کے قدر دان اور نصیب۔۔۔ اس کی سوچ یہاں آکر ٹھہر گئی۔

"نصیب تو میرا چمک دار ہی تھا مگر اوروں نے اسے چمکنے نہ دیا۔" اس کی آنکھوں میں شرارے بھر گئے "تو کیا تقدیر مجھ سے میری یہ آخری خوشی بھی چھین لے گی؟" اس کے وجود پر سرسراتی رات نے اپنا پھن اٹھالیا۔۔۔ اور اس نے اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے اپنا فون۔۔۔

✵ ✵ ✵

"آرہی ہو کلب؟" آصف نے فون پہ چندا سے پوچھا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"بالکل موڈ نہیں ہے میرا۔" اس نے نخوت سے کہا۔ اس روز کے بعد سے وہ کلب نہیں گئی تھی۔ آصف سے اسے عجیب سی چڑ ہو رہی تھی۔

"مگر ایک بہت زبردست آئیڈیا ہے میرے پاس تمہارے لیے۔" اس نے پرجوش ہو کر کہا۔

"بہتر ہے اپنے پاس رکھو.... تمہارے کام آئے گا۔"

"ناراض لگ رہی ہو جان۔" وہ بولا تو چندا بپھر ہی تو گئی۔

"بکواس بند رکھو اپنی.... نہایت بے کار اور فضول انسان ہو تم بس صرف تم شرابیں پی کر لمبی لمبی ہانک ہی سکتے ہو۔"

"یار.... بس بھی کرو اب.... تمہارے ہی فائدے اور کام کی بات ہے۔ سننی ہے تو سنو ورنہ گھر بیٹھو۔" اس کے انداز پر وہ بھی تپ گیا۔

"ہاں تو سنا دو کسی اور کو' مجھے کیا بتا رہے ہو۔" اس نے کہہ کر کھٹ سے ریسیور رکھ دیا۔

"کون تھا فون پر؟" جمیل اوپر سے آتا دکھائی دیا۔

"میری سہیلی تھی!" اس نے بے پروائی سے جھوٹ گھڑا اور سیب کی قاشیں اٹھا کر کھانے لگی۔

"ہوں.... کیا نام ہے' کہاں رہتی ہے۔" اس نے بظاہر سرسری انداز میں کہہ کر ٹی وی لگا کر خبرنامہ لگا دیا۔

"وہ...." یک لخت وہ گھبرا سی گئی' اس کی گھبراہٹ جمیل نے بطور خاص نوٹ کی تھی "ستارہ نام ہے.... جہانگیر روڈ پر رہتی ہے۔"

"کبھی گھر بلاؤ.... میں بھی تو ملوں اپنی بیوی کی اتنی اچھی سہیلی سے۔ جس سے ملے بنا میری بیوی کو اک دن بھی قرار نہیں آتا۔"

"یہ آپ کو میری سہیلیوں میں یکایک دلچسپی کیسے پیدا ہو گئی؟" وہ تنک کر بولی۔

"دلچسپی لینے پر تم ہی نے مجبور کیا ہے آخر میں بھی تو دیکھوں کہ وہ موصوفہ ہیں کیسی کہ جس کے لیے تم نے اپنا گھربار' شوہر حتیٰ کہ اپنی اکلوتی اولاد تک کو پس پشت ڈال رکھا ہے۔" وہ تیز ہو کر بولا۔

"کیوں؟" وہ بگڑ کر بولی۔ "کیا تمہارے گھر میں نہیں رہ رہی' تمہاری ضروریات کو پورا نہیں کرتی' تمہاری اولاد کا دھیان نہیں رکھتی؟"

"ہاں رہ رہی ہو میرے گھر میں مگر اجنبیوں کی طرح اور مجھے جسمانی نہیں تمہارا روحانی ساتھ چاہیے۔ رہا سونو کا سوال۔" وہ رکا اور ایک ملامتی نگاہ اس پر ڈالی اس کا جتنا تم دھیان رکھ رہی ہو' واقف ہوں اس سے بھی میں۔"

"تو تم کیا چاہتے ہو؟" اس نے پلیٹ گود سے پٹخی۔ گھر کی ماسی بن جاؤں یا تمہاری غلام....؟"

"میں جب بھی تم سے آرام سے بات کرتا ہوں تو تم لڑنا کیوں شروع کر دیتی ہو؟"

"تم بات ہی ایسی کرتے ہو۔" وہ دوبدو بولی۔

"میں تمہارے رویے سے عاجز آ چکا ہوں۔" وہ بے اختیار چیخا تو وہ قدرے سہم گئی "ہر بات میں لڑائی ہر چیز میں جھگڑا۔ آخر تم چاہتی کیا ہو؟"

ادارہ خواتین ڈائجسٹ کی طرف سے بہنوں کے لیے خوبصورت ناول

اُجلی سی بستی میں

فاخرہ جبیں

قیمت -/400 روپے

منگوانے کا پتہ:
مکتبہ عمران ڈائجسٹ
37، اردو بازار، کراچی

فون نمبر:
32735021

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"جو چاہتی تھی وہ تم بھی نہیں دے سکتے۔" وہ اب بھی دھیمی نہ پڑی تو وہ یکدم چونکا۔

"کیا چاہتی تھیں؟ طلاق؟" اس نے چبا چبا کر پوچھا "کس کی خاطر؟ کون ہے تمہاری زندگی میں بولو... آج بتا ہی دو۔"

"طلاق!..." چندا کو افسوس ہونے لگا کیسے وقت پر اسے یاد آیا تھا۔ آخر اب طلاق لے کر وہ جائے گی بھی کہاں، ہاں اگر آصف مضبوط پوزیشن میں ہوتا تو بات دوسری تھی۔

"تم بات کو غلط رخ پر لے کے جا رہے ہو جمیل۔" اس نے آواز دھیمی کرتے ہوئے کہا "نہ میری زندگی میں کوئی ہے اور نہ ہی میرا ایسا کوئی ارادہ ہے۔"

"کچھ عرصہ قبل تو تھا۔"

"تم مجھ سے پیچھا چھڑانا چاہتے ہو، تمہاری زندگی میں کوئی آ گئی ہے۔" اس کے الٹا الزام تراشی پر وہ ہکا بکا رہ گیا۔

اس نے زور زور سے رونا شروع کر دیا تھا۔ جمیل کو پشیمانی ہونے لگی۔

"اچھا اب روؤ تو مت۔" وہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔

"رونے دو مجھے، میرے نصیب میں یہی لکھا ہے۔" وہ مزید دھاڑیں مارنے لگی۔

"اوفوہ... بس کرو یار! تم بھی تو برابر جھگڑا کرتی ہو۔ مجھے غصہ نہیں آئے گا تو اور کیا ہو گا۔" وہ اس کے قریب بیٹھ کر اس کے کندھوں کے گرد بازو حمائل کر کے بولا۔

"دور ہٹو..." اس نے اسے پیچھے دھکیلا۔

"یوں نہیں شاباش۔ پہلے جلدی سے خاموش ہو جاؤ، چلو باہر چلتے ہیں تھوڑی آؤٹنگ کے لیے۔" وہ اسے پچکارنے لگا۔ تب اس نے اپنے آنسو پونچھے اور بولی۔

"میں تیار ہو کر آتی ہوں۔" جمیل کھل کر ہنس دیا اور بے ساختہ اسے چوم کر بولا۔

"جاؤ میں انتظار کر رہا ہوں۔" خوب صورت بیوی کے آنسو اک اچھے بھلے اونچے لمبے مرد کو یونہی ڈھیر کر سکتے ہیں۔ یہ چندا نے سنا ہی نہیں آزمایا بھی کئی بار تھا۔

☼ ☼ ☼

سرمئی رنگ کا غبار چہار سو پھیلا تھا۔ کچھ واضح دکھائی نہیں دیتا تھا وہ بہت سنبھل سنبھل کر قدم آگے بڑھا رہا تھا، پیروں میں چبھتے کانٹے اور کنکر بتاتے تھے کہ وہ ننگے پاؤں ہے... پھر بہت دور سے جیسے کوئی کریہہ آواز سنائی دی۔

"کہاں ہو یہاں آؤ میں یہاں ہوں۔ تم مجھے ڈھونڈ رہے ہو نا؟" اس مکروہ آواز میں عجیب سا سحر تھا وہ جیسے ناچار اس طرف بڑھنے لگا۔ مگر اس نے چند قدم ہی آگے بڑھائے تھے کہ یک لخت ہی آگے راستے کے بجائے کھائی ملی اور وہ منہ کے بل اس کی گہرائی میں گرتا چلا گیا۔ نیچے اور نیچے...

"ہاہاہا! وہ آواز اب ہذیانی قہقہہ لگا رہی تھی "آؤ... آؤ اب آؤ یہاں۔"

کوئی بہت تیز کانوں کو چیر دینے والا شور ہوا تھا۔ اس کی آنکھ بے حد گھبراہٹ کے عالم میں کھلی، حسب سابق وہ سر تا پا پسینے میں بھیگا ہوا تھا۔ مگر اس کے ہاتھ پیر شل تھے اور وہ ہلنے سے قاصر تھا۔ مگر کان فعال تھے اور وہ سن رہے تھے کہ شاید اس کا فون بج رہا تھا تب ہی اس کے نیم غنودہ ذہن نے کچھ کام کیا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا کسی نامعلوم نمبر سے فون آ رہا تھا۔ رات کے تین ساڑھے تین کا عمل تھا۔ اسے کچھ گھبراہٹ بھی ہوئی۔ اس نے گردن موڑ کر دیکھا۔ میرب بے سدھ سو رہی تھی۔

"ہیلو کون؟"

"اس قدر بے خبری کی نیند بسا اوقات بہت بڑے ناقابل تلافی نقصان سے دوچار کر دیتی ہے۔" دوسری طرف کچھ گھٹی گھٹی سی آواز سنائی دی تھی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"سوری... آپ کون اور کیا کہہ رہی ہیں۔ میں کچھ سمجھا نہیں۔" وہ سچ کہہ رہا تھا۔

"تمہارے پاس وقت بہت کم ہے بچے... تمہاری بہن تمہاری عزت کا جنازہ تیار کر رہی ہے۔ اسے روک لو نہیں تو کچھ نہیں بچے گا۔" اس نے کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

"ہیلو... ہیلو۔" وہ دوسری طرف ہوتی ٹوں ٹوں پر پاگلوں کی طرح چیخا۔ مگر اس کے پاس وقت نہیں تھا' اس لیے سرعت سے اٹھا ایک لمحے کے لیے اسے زور سے چکر آیا تاہم وہ خود کو سنبھال کر آگے بڑھا اور اجیہ کے کمرے تک آیا اور دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھ کر یک لخطہ خود کو ٹٹولا۔ اس کے اندر باہر موت کا سناٹا طاری تھا۔

اس نے ناب گھما دی اور... دروازہ کھولا مگر اندر کوئی نہیں تھا۔ وہ تیزی سے اندر آیا۔ واش روم چیک کیا... خالی تھا۔ تب ہی اس کی نگاہ غیر ارادی طور پر کھلتی کھڑکی پر پڑی اسے کوئی سایہ سا گیٹ کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔ پھر گیٹ کھلنے کی آواز آئی۔ وہ پلٹ کر گیٹ کی طرف دیوانہ وار بھاگا۔ جب تک وہ گیٹ سے باہر آیا۔ اجیہ گلی کے کونے پر پہنچنے ہی والی تھی۔

"رکو... اجیہ!" وہ حلق کے بل چیخا۔ آگے بڑھتی اجیہ کا سانس سینے میں اٹک گیا اور اس کے بڑھتے قدم بھی۔

"اجیہ! جلدی آؤ۔ مت رکو' ہماری فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے۔" آغا تیز آواز میں بولا۔ اتنی تیز آواز جو صرف اجیہ ہی سن سکتی تھی۔

"رکو اجیہ! آگے مت بڑھنا۔" وہ بھاگ رہا تھا۔

"آؤ اجیہ... جلدی آؤ۔" آغا گاڑی کو ریس دیتا ہوا بولا۔ وہ پیچھے مڑ کر دیکھتی تو پتھر کی ہو جاتی اور اگر آگے بڑھ جاتی تو سارے راستے آسان تھے... مگر نجانے کیا بات ہوئی کہ اس کے حواس مختل ہو گئے اور وہ نہ آگے بڑھی نہ پیچھے بلکہ وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑی۔ اسے گرتا دیکھ کر آغا نے "اوہ ڈیم" کہہ کر گاڑی آگے بڑھانے میں ایک لمحے کی تاخیر نہ کی...

"اجیہ!" وہ اس کے نزدیک آیا۔ اس کا سانس دھونکنی کی طرح چل رہا تھا۔ اس نے گری ہوئی اجیہ کو اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھایا اور واپس گھر لے آیا۔

اسے اس کے کمرے میں لٹایا... اور ایک نفرت انگیز نگاہ اس پر ڈالی اور غصہ ضبط کرتا ہوا کمرے سے نکلا اور اپنے کمرے میں آ کر میرب کو جگانے کی بے سود کوشش کی۔ پھر سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ یہ اس کی زندگی کا بدترین تجربہ تھا۔

☆ ☆ ☆

جمیل اپنے کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا ہوا تھا۔ سہ پہر کا وقت تھا' چندا اب اکثر گھر ہی پر رہا کرتی تھی۔ آصف کے فون البتہ تواتر سے آ رہے تھے۔

تب ہی تیز بیل بجی اور بجتی ہی گئی۔ گھر میں زینت کے علاوہ فی الحال کوئی اور کل وقتی نوکر موجود نہیں تھا۔ چوکیدار بھی نہیں تھا۔ دروازے پر اسے ہی جانا پڑا۔

"خدا کا شکر ہے' چہرہ تو نظر آیا۔" وہ بڑے جذب سے بولا۔

"تم...! یہاں کیسے؟" چندا آصف کو دیکھ کر متحیر رہ گئی۔

"اندر آنے کو کہو نہ کہو میں تو آ رہا ہوں۔" وہ دروازہ دھکیل کر اندر چلا آیا۔ چندا نے دروازہ مقفل کیا۔

"آؤ... اندر چلو۔" وہ اس کی معیت میں اندر آیا اور ڈرائنگ روم میں آ کر بیٹھ گیا۔

"مجھے یقین ہے' تمہیں اب تمہاری خوابوں کی منزل پانے سے کوئی نہیں روک سکتا۔" وہ ستائشی انداز میں اس کے گھر کا جائزہ لیتے ہوئے بولا۔

"کیسے آنا ہوا؟" وہ اس کی بات نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

"تم سے ملنے کو دل چاہا تو چلا آیا... تم نے تو اس روز کے بعد سے وہاں آنا ہی چھوڑ دیا۔" وہ شکایت آمیز لہجے میں بولا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"ہاں.... اب میں اکتا گئی ہوں اس سراب کے پیچھے بھاگتے بھاگتے۔" وہ تھکے ہوئے لہجے میں بولی۔

"مگر تمہاری منزل تو اب بالکل سامنے ہے...."

"اچھا جی، وہ کیسے؟" وہ تمسخر سے بولی۔

"دیکھو۔" وہ سیدھا ہوا "تمہارا مسئلہ تو یہ ہے نا کہ تمہاری اتنی کوششوں کے بعد بھی تمہیں کوئی ڈھنگ کی آفر نہیں آئی تو میرا خیال ہے کہ تمہیں آفر وافر کا انتظار کرنے کے بجائے خود فلم پروڈیوس کرنی چاہیے اور خود بہ طور ہیروئن اس میں آجاؤ۔" اس نے ایسی نظروں سے اسے دیکھا۔ گویا کہہ رہا ہو "کیوں! کیسی رہی۔"

"پہلے مجھے شک تھا۔" چندا بولی "مگر اب یقین ہو چکا ہے کہ تم دیوانے ہو چکے ہو۔"

"اس میں دیوانگی کی تو کوئی بات نہیں۔" وہ برا مان گیا۔

"بات ہے۔" چندا زور دے کر بولی۔ میرے پاس فلم پروڈیوس کرنے کا سرمایہ کہاں ہے جو میں فلم پروڈیوس کروں؟"

"پہلے میں نے یہی سوچا تھا مگر تمہارے پاس نہ سہی تمہارے شوہر کے پاس تو ہے۔ اس سے نکلواؤ۔"

"اتنی بڑی رقم کہاں سے اور کیوں دینے لگا وہ مجھے؟" وہ چڑ گئی۔

"یہ گھر اپنا ہے؟"

"ہاں۔"

"اسے اپنے نام کرواؤ۔"

"میرے ہی نام پر ہے۔ اب بولو۔" وہ غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ اچھل پڑا۔

"بس تو سمجھو، ہماری نیا پار لگی ہی لگی۔" اس نے سرخوشی سے چٹکی بجائی "اس کو بیچ دو.... سرمایہ آگیا۔ ہمارا مسئلہ حل۔"

"یہ سب اتنا آسان نہیں ہے آصف!" اس نے نفی میں سر ہلا کر کہا۔ "جمیل مجھے جان سے مار دے گا۔"

"یار! تمہیں کون سا اس کے ساتھ رہنا ہو گا پھر کیوں اسے ہوّا بنا رہی ہو۔ کر لو گی تم اسے ہینڈل میں تمہیں جانتا ہوں۔" اس نے اس کا اعتراض چٹکی میں اڑا دیا۔

"ہوں.... مشکل ہے، بہت۔" اس نے پرسوچ لہجے میں کہا۔

"مگر ناممکن تو نہیں۔" وہ اسے گھیر رہا تھا۔

"ہاں، کہتے تو تم ٹھیک ہی ہو۔ نہ مجھے جمیل سے دلچسپی ہے نہ اس گھر سے، مجھے تو صرف اپنے خوابوں سے محبت ہے.... چلو دیکھتی ہوں۔ کیا ہو سکتا ہے۔" وہ بولی تو آصف جی جان سے خوش ہو گیا۔

"مگر تمہیں یوں گھر تک نہیں آنا چاہیے تھا۔ یہ ٹھیک نہیں ہے۔" وہ مزید بولی۔

"تم نہیں آ رہی تھیں تو میں ہی آ گیا مگر اب چلتا ہوں۔ کل آجانا، باقی باتیں وہیں ڈسکس کریں گے۔" وہ کہہ کر اٹھا تھا۔

شام کا وقت تھا۔ زینت بی سونو کو ٹہلانے پارک تک لے جا رہی تھیں۔ پورچ میں ان کی مڈبھیڑ آصف سے ہو گئی۔ انہوں نے بڑے غور سے آصف کو دیکھا۔ وہ ایک سرسری نگاہ ان پر ڈال کر باہر نکلتا چلا گیا۔

"مما روزان سے ملتی ہیں ہوٹل جا کر۔" سونو نے زینت کو رازدارانہ سرگوشی میں بتایا۔ "اور یہ انکل مجھے بالکل اچھے نہیں لگتے۔" اس نے ناک چڑھا کر کہا۔ وہ نووارد اچھا تو خیر زینت۔ کو بھی نہیں لگا تھا۔ مگر اس کی دیدہ دلیری پر وہ حیران ضرور تھیں۔

"یہ چندا بی.... کر کیا رہی ہیں آخر؟" انہوں نے تفکر سے سوچا تھا۔

☆ ☆ ☆

ایک سیاہ ترین رات کا اختتام ہوا چاہتا تھا۔

وہ رات بھر صدماتی طیش کا شکار رہا۔ دماغ میں الگ جھکڑ سے چل رہے تھے ہاتھ پاؤں شل تھے۔ اعصاب کشیدہ۔ یہ یقیناً "اس دوائی کا اثر تھا۔ اسے خود پر حیرت تھی کہ وہ جاگ کیسے گیا.... پورا گھر نوکروں سمیت تاحال ہوش و خرد سے بیگانہ تھا۔ یہ اجیہ کیا کرنے چلی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تھی؟ آج اس کا نکاح تھا اور وہ رات گھر سے بھاگ کر ان کے منہ پر کالک ملنا چاہ رہی تھی۔

"اُف میرے خدا!" اس نے ایک مرتبہ پھر اپنا سر تھام لیا۔ کچھ دیر بعد وہ کچھ سوچ کر اٹھا اور میرب کو جگانے کی سعی کرنے لگا۔

"میرب اٹھو۔" اس نے میرب کو بری طرح جھنجھوڑ دیا۔

"کیا ہوا...؟" اس نے مندی مندی بوجھل آنکھیں کھول کر بمشکل دیکھا۔

"اٹھو فوراً"... اپنے منہ پر پانی ڈال کر آؤ۔ میں ابھی آرہا ہوں۔" وہ کہہ کر کمرے سے باہر نکلا۔ کچن میں جا کر اسٹرونگ سی کافی بنا کر لایا۔ میرب پھر سو چکی تھی۔ اس نے دوبارہ اٹھا کر اسے منہ دھونے کا کہا۔ اب کی بار وہ بمشکل تمام اٹھ بھی گئی۔ منہ بھی دھو لیا۔

"کیا ہوا سائر! آپ نے اتنی جلدی کیوں جگا دیا" اس نے گھڑی دیکھی ساڑھے پانچ بج رہی تھی۔

"جو میں کہنے جا رہا ہوں غور سے سنو۔" اس نے سنجیدگی سے کہا۔

"کہیے... خیریت؟" اس کے لہجے کی غیر معمولی سنجیدگی پر وہ چونکی۔

"کل رات..." وہ رکا پھر ٹھہر گیا جیسے مناسب ترین الفاظ کا چناؤ کر رہا ہو۔ "کل رات اجیہ اس مردود کے ساتھ گھر سے جا رہی تھی میں جاگ گیا تھا۔ میں باہر نکلا تو وہ بے ہوش ہو گئی۔ تم اس کے کمرے میں جا کر دیکھو کہ وہ کس حال میں ہے زندہ ہے یا مر گئی؟"

میرب اس کی بات سن کر ششدر رہ گئی۔

"کیا؟" انتہائی حیرت کے عالم میں اس کے منہ سے نکلا۔

"ہاں... اور اب یہ کافی پیو اور جا کر دیکھو اسے۔"

"مگر وہ ایسا کیسے کر سکتی ہے۔" وہ یقین نہ کرنے والے انداز میں بولی۔

"اگر مگر کے چکر میں مت پڑو میرب!" وہ سختی سے بولا۔ "جاؤ جا کر اسے دیکھو اور ہاں... گھر میں کسی اور کو اس بات کی کانوں کان خبر نہیں ہونی چاہیے۔" اس نے تنبیہہ کی۔

"چوکیدار کہاں تھا اور لالی شریف۔" اس نے نوکروں کا نام لیا۔

"ہم سب کو اس بے غیرت نے نیند کی دوائی پلا دی تھی... سب اس کے زیر اثر سوتے رہ گئے۔"

پھر میرب مزید کچھ اور نہ بولی نہ پوچھا۔ خاموشی سے اپنی کافی ختم کی اور اٹھ کر اجیہ کے کمرے میں چلی آئی۔ وہ ہاتھ پیر ڈالے پڑی تھی۔ دل کی دھڑکن بڑی مدھم تھی۔ وہ واپس پلٹی۔

"وہ تا حال بے ہوش ہے... مجھے تو اس کی کنڈیشن ٹھیک نہیں لگ رہی۔" وہ ازحد تشویش سے بولی۔

"اچھا ہے مر جانے دو۔" اس نے مخصوص ذہنیت کا مظاہرہ کیا۔

"کیا بات کر رہے ہیں آپ سائر... مانا کہ اس نے بے حد خطرناک اور بھیانک جرم کا ارتکاب کیا ہے مگر اسے یوں بے حال کیسے چھوڑا جا سکتا ہے۔"

"تو پھر کیا کروں اب؟" وہ غصے سے دھاڑا۔

"پریشان مت ہوں۔" اس نے نرمی سے کہا۔

"آپ انصاری انکل (فیملی ڈاکٹر) کو فون کر دیں۔ وہ آ کر اسے دیکھ لیں گے یا پھر اسے اسپتال لے چلتے ہیں۔"

"اگر اسی اثنا میں کوئی جاگ گیا تو... کسی کو اس کی حالت کا کیا جواز دیں گے خصوصاً" اخلاق انکل اور حمزہ کو۔" بات واقعی پریشانی کی تھی۔

"کیا کریں سائر!" وہ بھی متفکر ہو گئی "مگر فی الحال اسے ہوش میں لانا زیادہ ضروری ہے۔"

"ایسا کرو تم اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرو... میں انصاری انکل کو کال کر رہا ہوں۔ کسی کو اگر اس کے متعلق کچھ معلوم ہوا تو کہہ دیں گے کہ بی پی بہت لو ہو گیا تھا۔ ٹھیک؟" وہ سر ہلا کر اجیہ کے کمرے کی جانب چل دی۔ وہ ڈاکٹر کو فون ملانے لگا۔

✡ ✡ ✡

"گھر کی مالیت کا اندازہ تم لگوا ہی چکے ہو، میرے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

زیورات اور مہر کی رقم ملا کر ہمارا کام بن ہی جائے گا۔ کیوں؟" وہ فون پر محو گفتگو تھی۔

"ہاں جانم.... میں یہاں کوششوں میں لگا ہوا ہوں۔ بہت جلد سارے معاملات نمٹ جائیں گے، بس اب تم گھر بیچنے کے بعد اپنے فضول شوہر سے علیحدگی کی سوچو۔"

"ہاں پہلے یہ گھر بیچ دوں.... اس سے قبل تو میں یہ بات اس سے ہرگز نہیں کروں گی۔" وہ بولی۔

"ہاں.... ہاں سمجھتا ہوں میں، اچھا یوں کرو کہ تم کاغذات وغیرہ تیار رکھو، جیسے ہی کوئی اچھی پارٹی لگے گی فوراً" اسے بیچ دیں گے۔"

"ہاں چلو ٹھیک ہے۔" اس نے کہا اور فون رکھ کر سوچنے لگی۔

"انسان اگر ایک بار کچھ کرنے کی ٹھان لے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے روک نہیں سکتی۔"

مگر وہ یہ سوچتے ہوئے تقدیر کو یکسر فراموش کر گئی تھی۔

☼ ☼ ☼

اجیہ خوف اور دہشت کی وجہ سے بے ہوش ہو کر گر پڑی تھی۔ ڈاکٹر انصاری آئے۔ کچھ دوائیں لکھیں، انجکشن لگایا۔ وہ اب ہوش میں آچکی تھی مگر اس کے آنسو تھے کہ تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔ میرب اپنی حالت کو یکسر بھلا کر اس کی غذا، دوا اور آرام کا خیال رکھ رہی تھی۔ دن کے بارہ بجے کہیں جا کر وہ سب بیدار ہوئے تو انہیں اجیہ کی حالت کے متعلق پتا چلا۔

"کیا ہوا ہے اجیہ کو؟" وقار ازحد فکر مندی سے پوچھنے لگے۔

"سب خیر تو ہے!" مہ پارہ بھی پریشان ہوئیں۔

"سب ٹھیک ہے بابا.... رات میں اس نے ٹھیک سے کھانا بھی نہیں کھایا تھا، بس اسی لیے ذرا کمزوری ہو رہی ہے اسے، آپ لوگ فکر مند نہ ہوں شام تک وہ ان شاء اللہ بھلی چنگی ہو جائے گی۔" میرب نے تسلی دی۔ سائرہ اپنے کمرے میں تھا۔ مہ پارہ اور وقار مطمئن ہو کر ناشتا وغیرہ کے لیے چل دیے۔

"مجھے مرنا ہے، مجھے زندہ نہیں رہنا۔" وہ ان کے جانے کے بعد تکیے پر سر پٹخنے لگی۔ میرب نے ناگواری سے اسے گھور کر دیکھا۔

"بہتر ہو گا کہ اب اپنے تماشے بند کر دو تم، تمہیں ذرا بھی احساس ہے، رات تم کیا کرنے چلی تھیں۔"

"جب حق سیدھے طریقے سے نہیں ملتا تو غلط طریقے ہی اپنانے پڑتے ہیں۔" آواز میں نقاہت ضرور تھی مگر طنطنہ وہی تھا۔

"خیر، میں تم سے بحث نہیں کر رہی۔" وہ بیزاری سے بولی "اب جو ہو گیا سو ہو گیا۔ تمہارے لیے یہی اچھا ہے کہ تم چپ چاپ اچھی لڑکیوں کی طرح اپنے بڑوں کے فیصلے کے آگے سر تسلیم خم کر دو۔ اور اٹھو یہ جوس اور ٹیبلٹ لو اور اس کے بعد آرام کرو۔

اس نے ٹیبل پر رکھا جوس کا گلاس اٹھا کر اسے تھمایا اور ٹیبلٹ کھلا کر باہر نکل آئی۔ اجیہ کا دماغ اتنا منتشر ہو رہا تھا کہ وہ چپ رہی۔ دو ایک بار اس نے آغا کو کال ملائی مگر اس کا نمبر بند جا رہا تھا۔ جھلا کر اس نے اپنا سیل دیوار پر دے مارا۔ وہ ٹوٹ کر چکنا چور ہو گیا۔ بالکل اس کے خوابوں کی طرح۔

☼ ☼ ☼

چندا کی طبیعت کئی روز سے گری گری سی تھی۔ اس نے دھیان نہیں دیا۔ مگر ایک روز اچانک چکرا کر گر پڑی۔ زینت کے ہاتھ پیر پھول گئے۔ جمیل آفس میں تھا۔ وہ مختلف تدابیر اختیار کر کے اسے ہوش میں لائی۔

"میرا خیال ہے کہ آپ کو ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے۔" زینت نے کہا۔

"کیا ہوا تھا مجھے؟" وہ چکراتے سر کو تھام کر بولی۔

"آپ بے ہوش ہو گئی تھیں.... میں رفیق کو گاڑی نکالنے کا کہتی ہوں۔"

پھر کچھ دیر بعد وہ دونوں ڈاکٹر شازیہ کی کلینک میں موجود تھیں۔ ڈاکٹر نے چیک اپ کیا۔ پھر ٹیسٹ بھی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں :-

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

اور اس کے کچھ دیر بعد اسے خوش خبری سنائی۔

"مبارک ہو مسز جمیل ۔۔۔ آپ ایکسپیکٹ کر رہی ہیں۔"

وہ یہ سن کر سن ہو گئی۔

بے اولاد زینت بی اسے بڑے رشک سے دیکھ رہی تھیں۔

پھر نجانے کیا ہوا۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

٭ ٭ ٭

عصر کے بعد اس کا نکاح ہوا اور رات میں گھر کے لان ہی میں تقریب ۔۔۔ ان کا کوئی بھی قریبی عزیز کراچی میں نہیں تھا۔ سو تقریب میں کم ہی لوگ شامل ہوئے۔ وقار صاحب آسودگی سے مسکرا کر مبارک بادیں وصول کر رہے تھے تو مہ پارہ بھی بے فکری سے محفل میں اڑی اڑی پھر رہی تھیں۔ البتہ سائر حسب معمول گہری سنجیدگی اوڑھے کھڑا کبھی کبھی بڑی نفرت انگیز اور کاٹ دار نگاہ اجیہ پر ڈال رہا تھا۔ میرب مہمانوں کی اچھے طریقے سے تواضع کر رہی تھی۔ ماریہ وغیرہ بھی مدعو تھے۔

"یار! بہت زبردست لگ رہی ہے اجیہ 'ماشاء اللہ۔" ماریہ نے دلہن بنی اجیہ کو دیکھ کر ستائشی انداز میں کہا۔

"ہاں۔۔۔ وہ تو ویسے ہی بہت پیاری سی ہے اور ظاہر ہے دلہن بن کر تو یوں بھی روپ چڑھتا ہی ہے۔" وہ تھکے تھکے لہجے میں بولی۔

"ہائے ہائے۔" اس نے کہا "پتا نہیں دلہن بن کر میں کیسی لگوں گی۔" اسے بڑی فکر تھی۔

"اچھی ہی لگو گی۔۔۔ سعد نہیں آیا؟" اس نے یوں ہی پوچھا۔

"وہ ذرا مصروف تھا۔" اس نے ٹالا۔ اب کیا یہ بتاتی کہ وہ سمجھ گیا تھا کہ سائر کو اس کا یہاں آنا جانا پسند نہیں۔

"ویسے شکر ہے اس نے کوئی سین کری ایٹ نہیں کیا۔۔۔ میں تو سارا وقت گھبراتی ہی رہی۔" ماریہ بولی۔

"ہوں۔" میرب نے صرف ہوں ہی پر اکتفا کیا۔ ظاہر ہے وہ اور کیا بتاتی۔ بتانے والی بات ہی نہیں تھی۔ دوسری طرف مہ پارہ 'سعدیہ بیگم سے میرب کے حسن انتظام کی تعریف کر رہی تھیں۔

"ہاں ماشاء اللہ بہت سمجھ دار اور سلیقہ شعار ہے ہماری میرب۔"

"بس آپ ہمارے لیے بھی دعا کریں کہ ہماری بہو بھی ہمارے لیے اتنی ہی اچھی ثابت ہو۔" مہ پارہ بولیں۔

"کیوں نہیں ان شاء اللہ۔" انہوں نے کہا۔ انہیں تصویروں کے لیے اسٹیج پر بلایا جا رہا تھا سو وہ دونوں وہاں چل دیں۔ جہاں چپکے چپکے اجیہ کے کان میں حمزہ حکایت دل انڈیل رہا تھا اور وہ پتھر کی بے جان مورت بنی بیٹھی تھی بالکل ٹھس۔۔۔

"اور وہ کون تھا جس نے مجھے اس رات فون کر کے بربادی سے بچایا تھا۔" سائر کے دماغ میں بہت تیزی سے یہ بات گردش کر رہی تھی مگر وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

٭ ٭ ٭

رو رو کر اس کی آنکھیں سوج گئی تھیں مگر درد کا کوئی مداوا نہ تھا۔ جمیل اس اطلاع پر بے حد خوش تھا۔ اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسے وہ پاؤں بھی زمین پر نہ ٹکانے دے۔ وہ پانچ سال بعد دوبارہ پریگننٹ ہوئی تھی۔ مگر وہ اس کا یوں خیال کر رہا تھا گویا پہلی بار ہوئی ہو اور وہ اس کی عنایات پر جھلائی ہوئی تھی۔

"تمہیں کسی چیز کی بھی ضرورت ہو تم زینت بی سے کہنا خبردار! کسی بھی قسم کی بے احتیاطی کی ضرورت نہیں 'نہ ہی کہیں آنے جانے کی۔" وہ پیار بھری دھونس سے بولا۔

"بس کر دو 'خاموش ہو جاؤ خدا کے لیے۔" اس نے چڑ کر ہاتھ جوڑے۔ "تم تو یوں خیال رکھ رہے ہو جیسے میں کسی بیماری میں مبتلا ہو گئی ہوں۔"

جمیل کو چندا کی بات اچھی نہیں لگی تاہم آہستہ سے بولا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"اچھا ٹھیک ہے' جو دل چاہے کرو.... مگر اپنی طبیعت کا خاص خیال کرنا اور زینت بی!" وہ ان کی جانب بڑھا۔

"جی صاحب!" وہ مستعدی سے آگے بڑھیں۔

"چندا کی غذا' دودھ' پھل' دوائی ہر چیز کا بہت اچھی طرح دھیان رکھنا ہے۔" اس نے خصوصی تاکید کی۔

"جی صاحب! آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔"

سونو بھی یہ اطلاع پا کر مسرور سا پھر رہا تھا۔ دو ایک بار چندا کے نزدیک بھی آنے کی کوشش کی مگر اس کی خونخوار نظروں سے ڈر کر پرے ہی رہا۔

"اچھا میں آفس جا رہا ہوں' شام میں ملتے ہیں۔" وہ اس کا گال پیار سے تھپتھپا کر بولا اور وہ اس کے جانے ہی کی منتظر تھی۔ اٹھی اور آصف کو فون ملایا۔

"آصف.... آصف۔" وہ پھپھک کر پھر رو دی۔

"کیا ہوا بھئی۔ بتاؤ تو سہی۔" وہ گھبرا کر بولا۔

"وہ.... میں پریگننٹ ہوں۔" اس نے گھٹی گھٹی آواز میں بتایا۔

"ارے یار! تو اس میں اتنی رونے دھونے والی کون سی بات ہے۔ تم آجاؤ پھر کچھ کرتے ہیں۔" وہ اس کا مدعا سمجھ گیا تھا۔

"ایسا ہو سکتا ہے؟" وہ رونا دھونا بھول گئی۔

"کیوں نہیں۔"

"پھر میں ابھی آرہی ہوں۔ تم تیار رہو۔" وہ بولی۔

"ٹھیک ہے۔"

پر جب وہ معمولی سے حلیے میں تیار ہوئے بنا گھر سے نکلنے لگی تب بے ساختہ زینت بی پوچھ بیٹھیں۔

"بی بی! آپ کہاں جا رہی ہیں، صاحب نے آپ کو گھر سے نکلنے سے منع کیا ہے۔" وہ رکی اور مڑ کر برہمی سے بولی۔

"آج تو مجھے روک لیا ہے تم نے آئندہ ایسی حماقت کرنے کی کوشش بھی مت کرنا.... میں کہیں بھی جا رہی ہوں، تم مجھے روکنے والی کون ہوتی ہو؟"

"میں تو صرف صاحب کی ہدایت پر عمل کر رہی تھی۔" انہوں نے صفائی پیش کی۔

"تم اس گھر میں سونو کے لیے لائی گئی ہو' اسی کی آیا گیری کرو۔ میری اماں بننے کی کوشش مت کرو۔ سمجھیں۔" اس نے زینت کو بری طرح جھاڑ کر رکھ دیا۔ زینت بی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

اس کے جانے کے بعد ہی کونے میں کھڑا سونو آگے بڑھا۔

"زینت بی! آپ کیوں رو رہی ہیں.... مما نے آپ کو ڈانٹا۔ وہ بہت گندی ہیں۔"

"کچھ نہیں بابو.... آپ آؤ میں آپ کو چپس بنا کر دیتی ہوں۔" انہوں نے اپنے آنسو پونچھے اور اسے گود میں اٹھا لیا۔

☼ ☼ ☼

حمزہ کافی عرصے بعد پاکستان آیا تھا۔ اسی لیے مہ پارہ کا خیال تھا کہ اسے لاہور جا کر اپنے دیگر ننھیالی رشتے داروں سے بھی ملاقات کر لینی چاہیے۔ اس نے ہامی بھر لی تاہم وہ بضد تھا کہ اجیہ بھی ساتھ ہی چلے مگر مہ پارہ جانتی تھیں کہ وقار اسے کسی صورت وہاں ملنے نہیں جانے دیں گے سو سہولت سے اسے انکار کر دیا۔ اس کی پیکنگ ہو چکی تھی۔ بس کچھ دیر میں نکلنا تھا۔ وہ موقع پا کر اجیہ سے ملنے چلا آیا۔ وہ چپ چاپ لان کی چیئر پہ اداس سی بیٹھی ہوئی تھی۔

"میں جا رہا ہوں.... مگر تمہیں بتا دوں' بہت جلد تمہیں بھی میرے ساتھ چلنا ہوگا۔" وہ اس کے نزدیک بیٹھ کر بولا۔ اس نے خالی خالی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

"میرے جانے پر اداس ہو رہی ہو۔" وہ مسکرایا "ڈونٹ وری' جلد ہی تمہیں ہمیشہ کے لیے لے جانے کے لیے واپس آؤں گا۔ اگر میں تمہیں فون کیا کروں تو مجھ سے بات کرو گی؟"

وہ خاموش رہی۔

"سو سیڈ...." اس نے متاسف انداز میں کہا۔ "تم اتنی خاموش کیوں ہو یار! کوئی بات کرو.... پیار محبت کی

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نہ سہی کوئی جنرلی (Generally) ہی۔"
"مجھے باتیں کرنی نہیں آتیں۔" وہ بے دلی سے بولی۔
"اسٹرینج، تم شاید دنیا کی پہلی لڑکی ہو جو یہ کہہ رہی ہے کہ اسے باتیں کرنی نہیں آتیں ورنہ میں نے تو ہمیشہ لڑکیوں کو بے تحاشا اور بے تکان بولتے دیکھا ہے۔"
اس نے پھر کچھ کہے بنا منہ دوسری طرف پھیر لیا۔
"یار... بہت بور ہو تم۔" اس نے منہ بنایا۔ "مجھے جولی اور وائبرنٹ لڑکیاں اچھی لگتی ہیں۔"
"مگر میں تو ایسی ہی ہوں۔"
وہ بے مزہ ہو کر اٹھ گیا پھر جاتے جاتے رکا اور اس کی طرف رُخ کر کے بولا۔
"تم جیسی بھی ہو... مگر مجھے بہت اچھی لگنے لگی ہو اور ہاں! میں لاہور سے دو تین دن میں آسٹریلیا چلا جاؤں گا اور جلد ہی تمہارے پیپرز ریڈی کرواؤں گا اور وہاں سے تمہیں فون بھی کروں گا، چاہے تم مجھ سے بات کرو یا نہ کرو۔" وہ دل جلانے والی مسکراہٹ اپنے لبوں پر سجا کر بولا۔ اجیہ نے بھنا کر اسے دیکھا۔ وہ مسکرا کر آگے بڑھ گیا تھا۔
زندگی کس رُخ پہ چلنے والی تھی۔ نہ اجیہ جانتی تھی نہ جاننا چاہتی تھی۔ آغا کا فون بند ہو چکا تھا۔ اس کی ہر امید دم توڑ گئی تھی۔
وہ پسپا ہو چکی تھی۔ اور بے دم بھی۔

☼ ☼ ☼

"بابا... مما بہت گندی ہیں، وہ زینت بی کو ڈانٹ رہی تھیں آج اور وہ رو رہی تھیں... زینت بی روتی ہیں تو مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا۔" جمیل آفس سے متعلقہ فائلز میں سر کھپا رہا تھا تب ہی سونو اس کے پاس آکر آہستہ سے بولا۔ جمیل نے چونک کر سر اٹھایا۔
"آپ کو کہا ہے نا، مما کو ایسا نہیں کہتے۔ وہ زینت بی کو کسی غلطی پر ہی ڈانٹ رہی ہوں گی، جاؤ آپ جا کر سوؤ۔" اس نے ڈپٹا تو وہ ضدی لہجے میں پیر پٹخ کر بولا۔

"نہیں، پہلے آپ مما سے کہیں کہ انہیں مت ڈانٹا کریں اور ان بڑی بڑی ڈراؤنی مونچھوں اور لال آنکھوں والے انکل سے بھی فرینڈشپ ختم کر دیں۔"
"کون سے انکل؟" اس کے کان کھڑے ہوئے۔ فائلوں سے اس کی دلچسپی یکسر ختم ہو گئی۔
"وہی جن سے امی وہاں جا کر ملتی ہیں، وہ کل گھر بھی آئے تھے۔" اس نے معصومیت سے آنکھیں پٹپٹا کر جمیل کو پتھر کا بت بنا دیا۔
"کہیں ان کی ناخوشی کے پیچھے کوئی اور وجہ تو نہیں۔"
"کہیں ایسا تو نہیں کہ انہیں اعتراض اور مسئلہ تمہاری ذات پر ہو۔"
"تمہیں چاہیے کہ وہ کہاں جاتی ہیں کس سے ملتی ہیں، کہاں وقت گزارتی ہیں ان کے متعلق معلومات رکھو۔"
"وہ اپنے فرینڈز کے ساتھ باتیں اور ڈانس ہی کرتی رہتی ہیں مجھے وہاں جا کر ڈر لگتا ہے بابا۔"
آوازیں تھیں کہ کان کے پردے پھاڑ کر دماغ میں گھسی چلی آ رہی تھیں۔
"کیا ہو رہا تھا... کیا ہونے والا تھا... کیا ہوتا رہا تھا۔" اس نے کبھی اس پر زیادہ غور نہیں کیا تھا مگر اب...

"یہ میری ناک کے نیچے کون سا کھیل، کھیل رہی ہے، چندا۔" اس کے دماغ میں شک کی گرہ پڑ چکی تھی۔

☼ ☼ ☼

صبح کا شام کرنا اگر زندگی گزارنا تھا تو وہ گزار رہی تھی۔ اسے گہری چاند چپ لگ گئی تھی۔ وقار اس سے بات کرنے کی کوشش کرتے بھی تو یا تو وہ اٹھ کر چلی جاتی یا جا نہیں پاتی تو نفرت سے منہ ضرور پھیر لیتی۔ وہ اپنی جگہ چور سے بن جاتے۔ سمجھ رہے تھے کہ وہ انہیں اپنی خوشیوں کا قاتل سمجھ رہی ہو گی مگر یہ ناگزیر تھا۔ ابھی وہ نادان ہے، ناسمجھ ہے۔ کچھ عرصہ بعد جب

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہ اس کے متعلق سوچے گی تو یقیناً "انہیں دعائیں دے گی۔۔۔"

"اب اجیہ کالج نہیں جائے گی' اور اس کا سیل فون بھی تم لے لو اس سے۔" سائر نے سختی سے میرب سے کہا تو وقار صاحب نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا۔ وہ لوگ اس وقت لان میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

"مگر کیوں سائر؟" میرب نے اچنبھے سے پوچھا۔

"بس میں نے کہہ دیا اس لیے۔"

"مگر یہ تو جاہلانہ سوچ ہے۔" وقار ناپسندیدگی سے بولے۔

"جاہلانہ ہی سہی۔" وہ ہنوز اپنی بات پر ڈٹا ہوا تھا۔ "مگر جو میں کہہ رہا ہوں اس پر عمل ہونا چاہیے۔"

"ابھی اس کا باپ زندہ ہے سائر!" وقار برہمی سے بولے۔ "اور اس کے متعلق فیصلہ کرنے کا اختیار بھی مجھے ہی ہے اور میں کہہ رہا ہوں کہ وہ کالج بھی جائے گی اور اس کا فون بھی اس کے پاس رہے گا۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آرہا کہ تم اتنے تنگ نظر کب سے ہو گئے سائر۔" انہوں نے اسے گھورا۔ میرب بے چارگی سے کبھی سائر کبھی وقار کو دیکھ رہی تھی۔

"بات تنگ نظری کی نہیں احتیاط پسندی کی ہے۔۔۔ احتیاط کا تقاضا ہے کہ۔۔۔"

"کس بات کی احتیاط؟" انہوں نے غصے سے اس کی بات کاٹ دی۔ "آخر سب کچھ بہ احسن وخوبی نمٹ ہی گیا نا۔"

"یہ آپ کو اس لیے لگ رہا ہے کیوں کہ آپ اس کی اصلیت سے تاحال ناواقف ہیں۔" وہ بھڑک اٹھا۔

"چھوڑیں نا! آپ لوگ کس بحث میں پڑ گئے۔" میرب جلدی سے بولی۔

"کیسی اصلیت؟ یہ کیسی بات کی تم نے؟" انہوں نے چشمے کی اوٹ سے گھورا۔ سائر جھنجلا گیا پھر جذباتیت میں کہہ گیا۔

"آپ کی صاحبزادی اپنے نکاح کی رات سب کو نیند کی دوائی پلا کر اس کمینے کے ساتھ گھر سے بھاگ رہی تھیں۔"

"سائر۔۔۔!" وقار کا سارا خون سمٹ کر چہرے پر آگیا۔ انہیں سائر سے اتنی گری ہوئی بات کی توقع نہیں تھی۔ "بکواس بند کرو اپنی۔۔۔ اب اس کو بخش بھی دو۔"

"میں نے اپنی آنکھوں سے اسے بھاگتے دیکھا تھا بابا اور آپ تصور نہیں کر سکتے' اس وقت مجھ پر کیا گزری تھی۔" اس کی آنکھیں لہو رنگ ہو گئیں۔

"یہ کیا کہہ رہا ہے۔" ان کی آواز لرزنے لگی۔ بے یقینی سے میرب کو دیکھنے لگے۔ تو اسے اپنی احمقانہ جذباتیت پر افسوس سا ہونے لگا۔ ان کی غیر حالت دیکھ کر میرب نے ایک شکایتی نگاہ اپنے شوہر نامدار پر ڈالی۔

"چھوڑیں آپ بابا۔۔۔ بس اللہ کا شکر ہے کہ ہم لوگ کسی بھی بڑے نقصان سے بچ گئے۔"

"نقصان سے بچ گئے۔۔۔؟ بھروسہ' مان' اعتماد سب کچھ ختم اور تم کہتی ہو کہ نقصان سے بچ گئے۔" ان کی آواز بھیگ گئی۔ "میں نے ہمیشہ اس کو پیار دیا' مان دیا اس پر بھروسہ کیا۔ اس کی ضدوں کو پورا کیا اور اس نے۔۔۔ اس نے کیا کیا ہمارے ساتھ' اگر وہ کامیاب ہو جاتی تو؟" وہ کسی خوف زدہ بچے کی طرح سائر کی جانب دیکھنے لگے "میری تو عمر بھر کی ریاضت مٹی میں مل جاتی۔۔۔ میں نے صرف اسے۔۔۔ اسے بربادی سے بچانے کی خاطر کیا کیا برداشت کیا ہے۔ تم تو جانتے ہو نا۔" وہ شاید خود کلامی کر رہے تھے۔

"بابا پلیز۔۔۔ سائر بے اندازہ پشیمانی میں گھر گیا۔" میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا ہرگز نہیں تھا۔ میں تو صرف آپ کو یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ میں اس پر پابندیاں کیوں عائد کر رہا ہوں۔"

"کاش تم نہ بتاتے۔" وہ رو رہے تھے "تو میں خود سے یوں شرمندہ نہ بیٹھا ہوتا۔" انہوں نے اپنا سر تھام لیا۔

"بابا پلیز۔۔۔ وہ نادان ہے' جذباتی ہے ہم ہیں نا سمجھائیں گے' سنبھالیں گے اسے۔ ہو گئی اس سے غلطی مگر یہ آپ کے نیک اعمال ہی ہیں نا کہ وہ کسی ناقابل تلافی نقصان سے بچ گئی۔۔۔ پھر آپ یہ سوچیے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کہ سب نیند کی دوا کے زیر اثر تھے' ایسے میں سائر کا بیدار ہو جانا معجزہ ہی کہا جا سکتا ہے۔ یقیناً" اللہ اس پر مہربان ہے تب ہی وہ تباہی سے بچ گئی۔" کتنی صاف ستھری سوچ تھی میرب کی۔

"ہاں بیٹی.... کہتی تو تم ٹھیک ہی ہو مگر یقین ہی نہیں آرہا کہ میری بیٹی' میری گڑیا ایسا کر سکتی ہے۔" وہ بولے گئے اور سائر ایک مرتبہ پھر اس کا دھیان اس نامعلوم نمبر سے آنے والی فون کال کی جانب چلا گیا۔

☼ ☼ ☼

"وقت کافی گزر گیا ہے۔ اب کچھ کیا گیا تو تمہاری جان کو خطرہ ہو سکتا ہے۔" اور کچھ بھی سہی' چندا کو اپنی جان سے پیارا کچھ بھی نہیں تھا۔ مگر وہ یوں بلک بلک کر روئی گویا کسی کی مرگ ہو گئی ہو۔

آصف الگ اس سے چڑا بیٹھا تھا۔

"پہلے ہی کیوں نہ برتی احتیاط۔"

"مجھے کیا پتا تھا۔"

"اتنی معصوم تو ہو نہیں تم۔"

"بکواس بند کرو اپنی اور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔" وہ چیخ پڑی۔

"ہمیشہ یونہی ہوتا ہے میرے ساتھ۔" اس کے غم ہی الگ تھے۔

★ ★ ★

"کہاں لے کر جاتے ہو بیگم صاحبہ کو۔" جمیل نے اپنے آفس میں رفیق کو بلا کر پوچھا۔

"گالف کلب.... اکثر بلیو مون ہوٹل۔" اس نے ادب سے جواب دیا۔

"کبھی کسی کے گھر جاتی ہیں وہ؟" اس نے پوچھا۔

"جی ان کی سہیلی جہانگیر روڈ پر رہتی ہیں.... ستارہ نام ہے ان کا' بیگم صاحبہ اکثر انہیں لے کر پارٹیوں میں جاتی ہیں۔ وہاں بڑے بڑے لوگ آتے ہیں اور فلم اسٹار بھی۔"

جمیل حیران ہوا پھر سر ہلا کر پوچھنے لگا۔

"آج کل وہ اپنی سہیلی کے ساتھ آتی جاتی ہیں؟"

"نہیں.... آج کل تو کوئی صاحب ہوتے ہیں ان کے ساتھ' شاید ان کے کزن ہیں۔"

جمیل کو چندا کی جرات پر حیرانی ہوئی۔ کس قدر دیدہ دلیری سے وہ جمیل کے مہیا کردہ ڈرائیور اور گاڑی میں اس انجان شخص کو گھماتی پھر رہی تھی۔ کیا اسے جمیل سے خوف نہیں آتا یا پھر وہ ضرورت سے زیادہ پر اعتماد بہ الفاظ دیگر بے وقوف ہے؟

"کل کہاں گئے تھے وہ لوگ؟"

"سمن آباد کے کسی کلینک میں۔" جمیل کے ماتھے کی رگیں پھول گئیں' جبڑے بھنچ گئے۔

"یہ لو۔" وہ خود پر قابو پا کر کچھ نوٹ اسے دیتے ہوئے بولا' یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں کہ تمہیں اس بات کو نہ صرف خفیہ رکھنا ہے بلکہ مزید انفارمیشن بھی فراہم کرنی ہیں۔"

"جی سر.... " اس نے نوٹ تھام کر تابعداری سے کہا۔ "ایسا ہی ہو گا۔"

"اب تم جا سکتے ہو۔" وہ اٹھ کر باہر چل دیا۔

"اگر تم بے حیائی اور بے وفائی کی مرتکب ہو رہی ہو چندا.... تو یاد رکھنا میں تمہیں ایسا سبق سکھاؤں گا کہ تم زندگی بھر یاد رکھو گی۔" اس کی آنکھوں سے دیوانگی جھلکنے لگی تھی۔

☼ ☼ ☼

"سائر!" میرب نے آہستہ سے پکارا۔ وہ کسی کو فون ملانے میں مصروف تھا۔ یہ وہی نمبر تھا جو اس رات اسے جگا گیا تھا مگر اب یہ نمبر مسلسل بند جا رہا تھا۔

"سائر.... " وہ اب کی بار زور سے بولی تو وہ چونکا۔

"ہوں' کہو کیا ہوا؟" اس نے فون بے دلی سے سائڈ ٹیبل پر ڈال دیا۔

"کل ڈاکٹر کے پاس جانا ہے۔ منتھلی وزٹ کے لیے۔" اس نے یاد دلایا۔

"اچھا!" سائر اپنا ماتھا سہلاتے ہوئے بولا۔

ایک کام نمٹ گیا تھا۔ دوسرا باقی تھا۔ وہ کیسے بھول سکتا ہے۔

اسے سب یاد تھا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہ بہت مضمحل تھی۔ کبھی گھنٹوں گم صم بیٹھی رہتی کبھی بے وجہ رونا شروع کر دیتی۔ کبھی پاگلوں کی طرح آغا کا نمبر ملاتی تو ملاتی چلی جاتی۔ اس کا دل ویران' آنکھیں بنجر اور سوچیں مفلوج ہو چکی تھیں۔ میرب بہلانے کی کوشش کرتی تو وہ بڑے جارحانہ انداز میں اسے دیکھا کرتی۔ ابھی بھی وہ بیڈ پر چت لیٹی چھت پر گھومتے پنکھے کو مسلسل دیکھ رہی تھی تب ہی اس کا فون بجا۔ دوبارہ بجا' سہ بارہ اس نے نہایت کوفت زدہ انداز میں فون ریسیو کیا۔ گل تھی۔

"میری بچی!"

"امی!" اس کی ساری کوفت پل بھر میں ہوا ہوئی تھی "امی... مجھے آپ کے پاس آنا ہے۔" وہ بے قراری سے رو پڑی۔

"ہو کہاں تم؟" اس نے ٹوہ لینے والے انداز میں پوچھا۔

"امی... ان لوگوں نے میرا نکاح کر دیا حمزہ سے۔"

"کون حمزہ؟" گل دھک سے رہ گئی۔

"مہ پارہ خالہ کا بیٹا۔"

"مگر تم تو آغا کے ساتھ بھاگ رہی تھیں پھر یہ اچانک' ایسے کیسے؟" اسے تو یہ نئی افتاد ہضم ہی نہیں ہو رہی تھی۔

"ہاں... میں جا ہی رہی تھی کہ سائرہ بھائی اٹھ گئے... نجانے کیوں ان پر نیند کی دوائی کا زیادہ اثر نہیں ہوا (شاید اس لیے نہیں ہوا کیونکہ وہ اکثر سلیپنگ پلز لینے کا عادی تھا اور پھر غیر معمولی اعصاب کا مالک بھی) انہوں نے مجھے پکڑ لیا امی..."

"تو تم نے نکاح کیوں کر لیا' اس کے بیٹے کے سامنے سب سچ کہہ دیتیں۔" گل نے اس کی عقل پر ماتم کیا۔

"موقع ہی نہیں ملا اور پھر آغا کا فون بھی تو مسلسل بند جا رہا ہے۔ کیا کروں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔" وہ بے بسی سے سر پر ہاتھ رکھ کر رونے لگی۔

"دیکھو... دھیرج سے کام لو' پہلے یہ رونا دھونا بالکل بند کرو۔" وہ بولی۔ "اور گھر میں بالکل نارمل بی ہیو کرو ورنہ یہ لوگ تمہارا باہر آنا جانا' فون کرنا سننا' سب بند کروا دیں گے۔" وہ شاطرانہ انداز سے آنکھیں گھما کر بولی اور یہ تو اجیہ نے سوچا ہی نہیں تھا۔

"ہاں ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ... اس طرح تو میں آپ سے بھی نہیں مل سکوں گی۔"

"ہاں۔ بس اب تم یہاں آجاؤ مجھ سے ملنے' پھر دیکھتے ہیں کہ اب کیا کرنا ہے۔"

"ہم نے پہلے بھی کیا کر لیا امی۔" وہ پھر بلکنے لگی۔

گل چڑ کر رہ گئی۔

"بات سمجھنے کی کوشش کرو چندا... فلم بنانے کا پلان موخر کیا جا سکتا ہے تمہاری حالت کی وجہ سے' سمجھو ہمیں ڈیڑھ سال مزید انتظار کرنا ہو گا۔ دراصل ڈر اس بات کا ہے کہ اگر کہیں تمہارے شوہر کو کچھ بھنک بھی پڑ گئی نا ہمارے ارادوں کی تو کہیں ہمارا سارا پلان ملیا میٹ نہ ہو جائے۔" وہ ازحد فکر مندی سے بولا۔

"تم کیوں مجھے بیزار کر رہے ہو؟" وہ سگریٹ کا دھواں فضا میں بکھیرتی ہوئی بولی' وہ شدید ڈپریشن میں آ کر سگریٹ نوشی کرنے لگی تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ مجھے اعتراف ہے کہ میرا شوہر دنیا کا بے وقوف ترین مرد ہے۔ جو میری معصومیت پر آنکھ بند کر کے یقین کرتا ہے۔ اگر اسے مجھ پر شک کرنا ہوتا تو وہ پہلے ہی نہیں کر لیتا... میں کہاں جاتی ہوں؟ کس سے ملتی ہوں؟ کیا پہنتی ہوں؟ وہ ان سب باتوں کو ایشو نہیں بناتا ہاں..." اس نے منہ بنایا "میں کیا کھاتی ہوں' کیا پیتی ہوں' اس کی اسے ہمیشہ فکر رہتی ہے۔"

"تم بات سمجھ نہیں رہی ہو چندا!" ایک پل میں انسان کو اس کی قسمت عرش سے فرش پر پھینک دیتی ہے۔"

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"تو کیا چاہتے ہو تم؟"
"یہی کہ تم جلد از جلد وہ گھر بیچ کر وہ رقم کہیں محفوظ کروا دو اور جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے میرا مطلب ہے زیورات، بچت وہ سب بھی اپنے قبضے میں لے لو۔ تم نے اسے تو چھوڑنا ہی ہے نا تو آج چھوڑ دیا کل اس بات سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہاں پھر ہم یہ بچہ پیدا ہونے کا انتظار کریں گے۔" اس کا پلان مکمل تھا۔
"کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو۔" اس نے ایک گہرا کش لیا۔
"چلو دیکھتی ہوں۔ ایسا کرتے ہیں کل پراپرٹی ڈیلر کے پاس چلتے ہیں تاکہ جلد از جلد یہ معاملہ نمٹ سکے۔" وہ سوچتی ہوئی بولی۔
"ہاں.... یہ ٹھیک ہے۔" وہ اب مطمئن ہوا تھا۔
اگر وہ جان جاتے کوئی اور بھی ہے۔ جو ان کی گفتگو سن رہا ہے تو ہرگز بھی مطمئن نہ رہتے۔

✲ ✲ ✲

اجیہ اب اپنا سوگ بھلا کر کمرے سے باہر بھی نکلنے لگی تھی اور میرب کے ساتھ مختلف کاموں میں ہاتھ بھی بٹانے لگی تھی لیکن یہ اور بات کہ سائر، جہاں وہ موجود ہوتی وہاں سے اٹھ کر چلا جاتا مگر وہاں پروا کسے تھی۔ وقار البتہ اس میں آئی بہتری دیکھ کر کچھ اطمینان محسوس کر رہے تھے۔ مہ پارہ بھی وقتاً فوقتاً اسے فون کر رہی تھیں۔ وہ ان سے تو بات کر ہی لیتی تھی مگر حمزہ سے نہیں.... اس کے دل میں اب کسی اور کی گنجائش نکلنی مشکل تھی۔
حمزہ اپنی والدہ کے سامنے سراپا احتجاج بنا ہوا تھا۔ مگر انہوں نے کسی نہ کسی طرح اسے سمجھا بجھا ہی لیا تھا۔ آج اس کا فون آیا تو وہ بولیں۔
"اجیہ بیٹا! حمزہ کو خدا حافظ نہیں کہو گی۔ آج رات اس کی فلائٹ ہے، وہ آسٹریلیا جا رہا ہے واپس۔" کہہ کر انہوں نے فون اسے تھما دیا۔
"واہ.... کہیں میں خواب تو نہیں دیکھ رہا مس، اوہ ہو مسز اجیہ...."

"کیسے ہیں آپ؟" وہ لٹھ مار لہجے میں بولی۔
"ایسے پوچھ رہی ہو جیسے مس سمانتھا مجھ سے ٹیبل پوچھتی تھیں۔"
"تو بہتر ہے کہ فون بند کر دو۔" وہ تیز ہو کر بولی۔
"ارے نہیں یار" وہ بے ساختہ بول اٹھا" اچھا ٹھیک ہے تمہارا زیادہ وقت نہیں لوں گا" اب وہ سنجیدگی سے بولا "تم میری شریک زندگی ہو، مجھے بہت عزیز ہو.. اپنا بہت خیال رکھنا۔" وہ بہت نرم گرم سے جذبوں میں گھرا کہہ رہا تھا۔
"اچھا ٹھیک ہے.... خدا حافظ۔" اجیہ کا تنفس تیز ہو گیا۔ اسے بری طرح سے آغا یاد آنے لگا تھا۔
دوسری طرف وہ ہکا بکا ریسیور تھامے کھڑا تھا۔
"کیا ہوا؟" مہ پارہ نے اس کا ہونق چہرہ دیکھ کر پوچھا تو وہ قدرے غصے سے بولا۔
"مما... یہ کچھ عجیب طرح بی ہیو نہیں کر رہی۔"
"ارے نہیں بیٹا۔" انہوں نے بات سنبھالنی چاہی۔ "یہاں لڑکیاں شادی سے پہلے ایسے ہی شرماتی ہیں۔"
"اچھا۔" اس نے ریسیور رکھ کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔ "آپ کہتی ہیں تو مان لیتا ہوں۔"
"میرا پیارا بیٹا۔" انہوں نے اس کا ماتھا چوما۔ انہیں پہلی بار اجیہ پر صحیح معنوں میں غصہ آیا تھا۔

✲ ✲ ✲

رفیق اپنے بھیجے گئے آدمی کی فراہم کردہ تمام تر معلومات من و عن جمیل کو فراہم کر کے اب اس کے اگلے حکم کا منتظر تھا۔ جمیل اس کے بولنے کے دوران مسلسل اپنے ہاتھ سے پیپر ویٹ گھما رہا تھا۔
"ٹھیک ہے اب تم جاؤ.... ضرورت ہوئی تو بلوا لوں گا۔" اس نے کہا تو وہ "جی صاحب" کہہ کر باہر نکلتا چلا گیا۔
"ذلیل عورت....! وہ سرتاپا دھڑا دھڑ جلنے لگا، میرے اعتماد، میری محبت کا ناجائز فائدہ اٹھاتی رہی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

میری عزت کو ہوٹلوں میں روندتی رہی اور میں.... وہ خود پر عجیب طرح سے ہنسا "مجھ جیسا بے وقوف روئے زمین پر ہوگا بھلا!! مجھے اس کی بے پروائی کا' بے حیائی کا احساس تک نہ ہوا۔ میں یونہی بے دریغ اس پر اپنی محبت اپنی وفا اور اپنی خون پسینے سے کمائی گئی دولت لٹاتا رہا... تم جانتی نہیں ہو چندا کیا کیا ہے تم نے... تم نے میرے اندر کے حیوان کو جگا دیا ہے.... میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔" اس نے پوری قوت سے پیپرویٹ اٹھا کر سامنے کی دیوار پر دے مارا' پیپرویٹ دیوار سے ٹکرا کر صوفے کے ساتھ رکھی ٹیبل پر آگرا۔ ایک چھناکے سے ٹیبل کا شیشہ چکنا چور ہوا تھا بالکل اس کے وجود کی طرح....

"ارے.... بھائی! کیا ہوا؟" اندر آتا ہوا ہمدانی بے طرح بوکھلا گیا۔

"تم نے بھی چندا کو کسی غیر مرد کے ساتھ دیکھا تھا نا؟" وہ اس وقت دیوانہ محسوس ہو رہا تھا۔ ہمدانی گڑبڑا گیا۔

"وہ... ہاں.... نہیں تو۔"

"تم دیکھ لینا' میں آج اسے قتل کر دوں گا۔" وہ انگلی اٹھا کر بولا۔

"رکو' ٹھہرو۔ بتا تو چلے آخر ہوا کیا ہے۔" اسے گھبراہٹ ہونے لگی کہ جمیل کے تیور بڑے ہی جارحانہ تھے۔

"میری بیوی.... جسے میں دیوانوں کی طرح چاہتا رہا' بچوں کی طرح اس کی فرمائشیں پوری کرتا رہا۔ گھر لیا تو اس کے نام پر' اسے سونے میں پیلا کر دیا اور جواباً" اس نے مجھے کیا دیا۔ اتنا بڑا دھوکا؟ نہیں ہمدانی! میں اسے اتنی آسانی سے معاف نہیں کروں گا۔"

"پاگل مت بنو یار.... ان کی حالت دیکھو' وہ تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہیں۔" وہ اسے کول ڈاؤن کرنے کے لیے بولا مگر وہ مزید بھڑک اٹھا۔

"میں کیسے مان لوں کہ وہ میری اولاد پیدا کر رہی ہے۔ میں ان دونوں کو ختم کر دوں گا۔" ہمدانی اس کی کیفیت سمجھ رہا تھا۔ کیسے نہ سمجھتا آخر خود بھی ایک مرد ہی تھا۔ "اور اگر وہ اولاد تمہاری ہی ہوئی تو.... کیا اپنی اولاد کو مار دو گے؟"

"تو پھر کیا کروں میں؟" وہ اونچا پورا مرد بلک بلک کر رو دیا۔ ہمدانی تاسف سے اسے دیکھے گیا۔

"کیوں.... کیوں؟ آخر کیوں کیا اس نے میرے ساتھ ایسا؟ میرا کیا قصور تھا؟ میں نے تو آج تک کسی لڑکی کو غلط نگاہ سے بھی نہیں دیکھا تو میری بیوی ہی کیوں بے وفا نکلی۔" ہمدانی نے جگ سے اسے پانی نکال کر دیا۔

"دنیا میں کچھ بھی ناممکن نہیں۔" وہ ٹھنڈی مگر دکھ آمیز سانس لے کر بولا "مگر تم اس انتہا پر جا کر مت سوچو۔"

"کیسے نہ سوچوں۔" وہ تیز ہوا۔ "اس نے حیا' وفا اور محبت کی دھجیاں تو بکھیری ہی ہیں اب وہ میری کمائی دولت بھی اجاڑنا چاہتی ہے۔"

"اچھا تو یہ بات ہے۔ جو کچھ تم نے اسے دیا ہے فوراً" سے پیشتر واپس لے لو اور ابھی فی الحال ڈلیوری تک اسے گھر میں رہنے دو۔"

"میں ایک سیکنڈ کے لیے بھی مزید اس کا وجود برداشت نہیں کر سکتا اپنے گھر میں۔" اس نے قطعیت سے کہا تو ہمدانی مسکرا دیا۔ پھر پراسرار انداز سے بولا۔

"جو گیم اس نے تم سے کھیلا ہے تم بھی وہی کھیلو۔"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ...." وہ اسے کچھ سمجھانے لگا تھا۔

☼ ☼ ☼

میرب کا چیک اپ ہو چکا تھا۔ وہ اور بے بی دونوں ٹھیک تھے۔ ڈاکٹر نے چند ہدایات کے ساتھ اسے دوائیوں کا نسخہ پکڑا دیا۔ وہ اک الوہی مسکراہٹ لبوں پر سجائے ڈاکٹر کے روم سے ویٹنگ ایریا میں آئی جہاں سائر کچھ سنجیدہ سا بیٹھا ہوا تھا۔

"چلیں.... یہ دوائیاں لینی ہیں۔" اس نے پرچہ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

اسے تھمایا۔ وہ ہاتھ میں لے کر دیکھنے لگا۔

"سب ٹھیک ہے۔" اس نے سرسری سا پوچھا۔

"ہاں.... الحمدللہ۔" اس نے خوشی و شرم کی ملی جلی سی کیفیت کے زیر اثر بتایا۔

"تم باہر گاڑی کے پاس چلو۔ میں یہ دوائیاں لے کر آتا ہوں۔" وہ بولا تو وہ سر ہلا کر آگے بڑھ گئی۔ جوں ہی وہ اپنی کار کے نزدیک پہنچی' سیدھے ہاتھ کی جانب سے نجانے وہ کون تھا جو بے حد بے ڈھنگے طریقے سے بائیک لہراتا آیا تھا۔ بس لمحوں کا کھیل تھا۔ وہ بائیک میرب کو بڑی زور سے ٹکر مار دیتی مگر نجانے کہاں سے ان دونوں کے مابین ایک بوڑھی سی خاتون آگئیں۔ وہ خاتون میرب سے بری طرح ٹکرا گئیں۔ میرب کے حواس مختل ہو گئے۔ وہ بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے کبھی جاتی بائیک کو اور روڈ پر گری خون میں لت پت بڑی بی کو دیکھتی جو اگر اس کے اور بائیک کے بیچ میں نہ آتیں تو ان کی جگہ اسے ہونا تھا۔

آن واحد میں وہاں مجمع اکٹھا ہو گیا۔ لوگ بائیک والے کو برا بھلا کہتے ہوئے بڑی بی کو اٹھا کر اسپتال لے گئے۔ میرب جو نجانے کیسے اب تک اپنے پیروں پہ کھڑی تھی' قریب آتے سائر کو دیکھ کر اس کی بانہوں میں جھول گئی۔

☆ ☆ ☆

"بس بیٹا! سمجھو' خدا نے بچا لیا.... اپنا صدقہ دو' خیرات کرو اور سجدہ شکر بجا لاؤ کہ اس مہربان رب نے اپنا کرم کیا۔" سعدیہ بیگم' سہمی ہوئی میرب' کے بال سہلاتی ہوئی بولیں۔ وہ اس حادثے کی اطلاع پا کر ماریہ کے ساتھ اسے دیکھنے چلی آئی تھیں۔ ماریہ مسلسل اثبات میں سر ہلا رہی تھی۔

"ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ.... میں نے تو جب سنا' میرا تو دل ہی خراب ہو گیا۔" وقار بولے۔

"چلو اٹھو.... اب یہ جوس پیو۔" ماریہ فریج سے جوس کا پیکٹ نکال لائی۔

"اک پل کو تو لگا جیسے سب کچھ ختم ہو گیا ہو۔" میرب بولی۔

"بس اب زیادہ اس بات کو اپنے ذہن پر سوار مت کرو۔ شاباش' جوس پیو اور نماز باقاعدگی سے پڑھو۔ قرآنی آیات کا ورد بھی کرتی رہا کرو۔" دوسری طرف لان میں سائر کسی سے فون پر محو گفتگو تھا۔

"اندھے ہو گئے تھے۔ ایک ذرا سا کام کہا تھا تم سے وہ بھی ڈھنگ سے نہ ہوا۔"

دوسری طرف سے نجانے کیا کہا گیا۔ وہ تپ کر بولا "مرو تم۔" اور فون کاٹ دیا۔ سگریٹ سلگائی اور لمبے لمبے کش لگا کر خود کو نارمل کرنے کی سعی کرنے لگا۔

☆ ☆ ☆

جمیل نے چندا کو فون کر کے شام میں تیار رہنے کو کہا تھا۔ وہ بے دلی سے ہی سہی مگر اچھی طرح تیار ہو گئی تھی۔ وہ آ کر خود بھی تیار ہوا پھر اسے لے کر شہر کے ایک بہت بڑے ریسٹوران میں چلا آیا۔

"ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟" وہ اس کے ہم قدم لابی میں چلتے ہوئے بولی۔

"ابھی پتا چل جائے گا فکر کیوں کرتی ہو۔" پھر وہ دونوں پہلے سے ریزروڈ ٹیبل پر آ کر بیٹھ گئے۔ بڑا خواب ناک سا ماحول تھا۔ مدھم لائٹس' دھیمے سروں میں بجتا بیک گراؤنڈ میوزک.... اے سی کی ٹھنڈی ہوائیں' دلکش چہرے' سرسراتے لباس اور مسحور کن خوشبوئیں۔ چندا بہت محظوظ ہو رہی تھی۔

"آرڈر کرو...." جمیل اپنے ساتھ لائی ہوئی فائل ٹیبل پر رکھتا ہوا بولا۔ چندا مینو کارڈ اٹھا کر دیکھنے لگی۔ جمیل اسے بغور دیکھ رہا تھا۔

کتنی دلکش اور حسین تھی وہ....

مگر اس کے دل میں کتنی غلاظت بھری تھی۔ عورت اگر معمولی شکل و صورت کی ہو اور باوفا ہو تو اس کے گرد ہمیشہ نور کا حصار دکھائی دیتا ہے اور خوب صورت بے وفا عورت یقیناً" اس کے گرد انگارے دہک رہے ہوتے ہیں مگر وہ بے خبر ہوتی ہے اور اس وقت تک بے خبر رہتی ہے تاوقتیکہ جھلس کر خاکستر نہ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ہو جائے۔
"جی سر۔" ویٹر آیا تو اس کی سوچوں کا ارتکاز ٹوٹا۔
"ہاں لکھو...." چندا آرڈر لکھوانے لگی۔
"میں ابھی تک تمہاری اس مہربانی کا مطلب نہیں سمجھی۔" اس نے ویٹر کے جانے کے بعد کہا۔
"ابھی سمجھائے دیتا ہوں۔" وہ دل ہی دل میں بہت پریشان تھا۔ اب جو وہ کرنے جارہا تھا اس کی وجہ سے مگر اس نے ظاہر نہیں ہونے دیا۔
"یہ لو...." اس نے اک نازک سا زرقون جڑا سونے کا بریسلیٹ خوب صورت کیس کھول کر اس کے سامنے کیا۔
"یہ کیا ہے....؟" اس نے خوشی سے چہک کر پوچھا۔
"تم نے مجھے اتنی بڑی خوش خبری سنائی ہے تو کیا میرا کچھ فرض نہیں بنتا۔" وہ ضبط کرکے بظاہر مسکراتے ہوئے بولا۔
"اوہ اچھا۔" وہ جیسے سمجھ کر مسکرائی "تو یہ سب جناب اپنی اولاد کی خوشی میں کررہے ہیں۔ اچھا تو خود ہی پہنا دیجیے نا۔" اس نے کلائی آگے کی۔
جمیل نے لاک کھول کر بریسلٹ اس کی سڈول کلائی میں ڈال دیا۔ چندا اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگی جس کی خوب صورتی دوچند ہوچکی تھی۔
"اور ہاں.... یہ۔" اس نے ساتھ لائی فائل کھول کر اپنے ہاتھ میں پکڑے پکڑے کوئی صفحہ کھول کر اس کے سامنے کیا۔
"یہاں سائن کرو۔" جمیل کا دل دھک دھک کررہا تھا۔
"یہ کیا ہے؟" وہ بریسلٹ سے نگاہ ہٹا کر پوچھنے لگی۔
"کرو تو.... بتاتا ہوں۔" اس نے اپنا لہجہ حتی المقدور نارمل رکھا۔ پین بھی اسی نے دیا۔ اس نے دستخط کردیے۔ زیادہ دھیان نہ دیا۔
جمیل کی جان میں جان آئی۔
"نیا کام شروع کررہا ہوں۔ انکم ٹیکس کے مسائل کی وجہ سے تمہیں پارٹنر بنایا ہے تم ففٹی پرسینٹ کی مالک ہوگی۔ اس لیے کاغذات پر تمہارے دستخط درکار تھے۔"
"ارے واہ۔" اتنی زیادہ عنایات اس سے سنبھالی نہیں جارہی تھیں۔ "تم تو واقعی مجھ سے محبت کرتے ہو۔"
"کرتا تو رہا مگر تم ہی نے قدر نہ کی۔" وہ ذو معنی لہجے میں بولا۔
"خیر چھوڑو.... یہ بتاؤ کہ کیا کاروبار ہے، میرا مطلب کہ کیا کاروبار ہے۔" وہ دلچسپی سے پوچھنے لگی۔
"جمیل بولا۔ چھوڑو تم تفصیلات میں جاکر کیا کروگی۔ تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گا۔ لو کھانا آگیا ہے۔ کھانا کھاؤ۔" اس نے ویٹر کو کھانا سرو کرتے دیکھ کر کہا۔
تو چندا نے زیادہ بحث نہ کی۔ کھانے کی جانب متوجہ ہوگئی۔
جمیل کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجی تھی۔
ہدہد کی آنکھوں پر تقدیر کا پردہ پڑچکا تھا۔

☼ ☼ ☼

کافی بحث و تمحیص کے بعد سائرتو قائل نہ ہوا البتہ وقار صاحب نے اجیہ کو دوبارہ کالج جانے کی اجازت دے دی۔ میرب سے اجیہ نے بار بار التجا کی تھی کہ اسے کالج جانے دیا جائے اس کی پڑھائی کا ہرج ہورہا ہے پھر ٹیسٹ بھی ہونے والے تھے۔ الغرض اسے اجازت مل گئی وہ پھر سے کالج جانے لگی۔
میرب کی طبیعت آج کل ٹھیک نہ رہتی تھی، وہ اکثر و بیشتر اپنے کمرے ہی میں رہتی۔ اس کے والد کا فون آتا رہتا تھا۔ عاشر کو اجیہ کے نکاح کی خبر ہوئی تو وہ ایک دم خاموش ہوگیا پھر بولا۔
"چلو.... جہاں رہے خوش رہے۔" میرب اس کی افسردگی پر افسوس کرتی رہی۔ وقار صاحب کی مصروفیت وہی کتابیں اور ان کے چند احباب تھے۔ زندگی بہ ظاہر پرسکون تھی۔
مگر کب تک؟ یہ کوئی نہیں جانتا تھا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

☼ ☼ ☼

"میں جانتی تھی.... وہ ظالم بے حس انسان تیرا بھی وہی حال کرے گا جو اس نے میرا کیا..." گل گلوگیر آواز میں بولی۔ اجیہ اس کے گلے لگ کر ڈھیر سارا رونے کے بعد اب پرسکون تھی۔

"میرا تو دل اجڑ گیا نا۔" وہ یاسیت سے بولی۔ "میں نے کر ہی کیا لیا۔"

"اور وہ لڑکا..." گل استہزائیہ انداز میں بولی۔ "تمہیں مشکل میں پھنسا کر خود کہاں بھاگ گیا؟"

"امی...." اجیہ نے تڑپ کر اسے دیکھا۔ "وہ بھاگا نہیں.... وہ ایسا کر ہی نہیں سکتا۔" وہ اب بھی پریقین تھی۔

"تو پھر اس نے تم سے اب تک دوبارہ رابطہ کیوں نہیں کیا.... مان لو اجیہ! یہ مرد نامی مخلوق صرف سکھ کی ساتھی ہوا کرتی ہے۔" وہ مدبرانہ سنجیدگی سے بولی۔

"مگر اس سب میں وہ کہاں سے قصوروار ہو گیا؟" اس نے سلگتے ہوئے کہا۔ "اسے تو باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت میری زندگی سے نوچ کر پھینکا گیا ہے۔"

"تمہاری یہ بات بھی ٹھیک لگتی ہے۔" گل نے پینترا بدلا۔ "اگر وہ تم سے مخلص نہ ہوتا تو اپنے ماں باپ کو تمہارے گھر بھیجتا ہی کیوں؟"

"یہی تو۔" وہ پرجوش ہو گئی۔ "وہ بے وفا نہیں۔ اس نے جو کہا وہ کیا بھی۔ مجھ سے دھوکا دہی تو میرے اپنے باپ اور بھائی نے کی ہے۔ مجھے آسرے میں رکھا اور بالا ہی بالا میرا رشتہ اس اسٹوپڈ سے طے کر دیا۔"

"رشتہ صرف طے ہی نہیں کیا بلکہ پکا کام کیا ہے، نکاح ہوا ہے تمہارا۔ مضبوط بندھن باندھا ہے کہ تم کچھ کر ہی نہ سکو۔" وہ بھڑکانے والے لہجے میں بولی۔

"یہ ان کی بھول ہے۔" وہ بھڑک بھی گئی۔ "میں اگر اس وقت حالات سے مجبور ہو گئی تھی تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں ہار مان چکی ہوں۔"

"ہاں، وہ تو یہی سمجھ رہے ہوں گے نا کہ وہ جیت گئے۔" وہ جی ہی جی میں خوش ہوئی۔

"یہ ان کی بھول ہے۔" وہ تلملا کر بولی۔

"مگر سوال تو یہ ہے نا کہ تم کرو گی بھی کیا، وہ لڑکا تو نہ تم سے رابطہ کر رہا ہے نہ تمہارا رابطہ ہو پا رہا ہے.... ہاں اس کی بہن تمہاری دوست ہے نا! اسے فون کرو۔"

"کیا تھا۔" وہ اداسی سے بولی۔ "وہ بھی مجھ سے سخت ناراض تھی اور اس نے بتایا ہے کہ سائرنے (اس نے بھائی حذف کر دیا جان بوجھ کر) اس کے والدین کو مختلف لوگوں سے دھمکیاں دلوائیں، آغا کو ڈرایا، دھمکایا.... وہ اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا ہے، وہ ایک لڑکی کی خاطر اس کی جان جوکھم میں نہیں ڈال سکتے اسی لیے اسے بمشکل تمام واپس بھجوا دیا۔" اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

"دیکھا...." گل مزید جوش و خروش سے بولی۔ "تمہیں برباد کر دیا ان لوگوں نے۔"

"جیسے انہوں نے میرا دل برباد کیا ہے میں قسم کھاتی ہوں.... میں انہیں ویسے ہی تباہ کر کے دم لوں گی۔" اس نے سختی سے آنسو پونچھ کر خوفناک لہجے میں کہا اور گل خوشی سے سرشار ہو گئی کہ وہ اسی انتہا پر تو اسے دیکھنا چاہتی تھی۔

وہ اک ماہر کھلاڑی تھی.... جو اپنے لیے بروقت کھول کر بساط الٹنا جانتی تھی.... اور اب وہ وقت آ گیا تھا کہ اسے کھیل کا پانسہ پلٹنے کے لیے آخری چال چلنی تھی۔

"حساب تو تمہارے باپ کی طرف میرے بھی بڑے نکلتے ہیں۔" وہ چبھتے انداز میں بولی۔ اجیہ نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"اب یہ میں تمہیں بتاؤں گی کہ تمہیں کیا کرنا ہے، کیا تم تیار ہو؟" گل نے جانچتے لہجے میں اس سے پوچھا۔

"ہاں...." وہ پختہ لہجے میں سختی سے بولی۔

گل بھید بھری مسکراہٹ سے اسے دیکھنے لگی۔

☼ ☼ ☼

"کب لے رہی ہو پھر طلاق؟" آصف نے بے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

بے چینی سے پوچھا۔ وہ اس وقت چندا کے ڈرائنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ دوپہر کا وقت تھا۔ نوکرانی کام ختم کرکے جا چکی تھی۔ زینت بی اپنے کسی عزیز کی فوتگی میں گئی ہوئی تھیں۔ سونو اسکول سے آکر سو رہا تھا۔

"دیکھو!" چندا متانت سے بولی۔ "ابھی فی الحال ایسا ممکن نہیں ہے آصف! اس نے ابھی میرے نام پر کاروبار شروع کیا ہے..... اس گھر میں مجھے ہر طرح کا آرام ہے۔ میں ابھی ان سب کو چھوڑ نہیں سکتی۔"

"کیا کہا؟" آصف کا دماغ پھر گیا "پاگل ہو گئی ہو تم۔ اگر اس اثناء میں تمہارے شوہر کو تمہارے کرتوتوں کا پتا چل گیا تب پھر... پھر کیا حیثیت ہو گی تمہاری اس گھر اور اس کی زندگی میں، کبھی سوچا ہے اس کے متعلق۔"

"میرے کرتوت۔" وہ دانت پیس کر بولی۔ "کیا ہیں میرے کرتوت؟ ہاں ذرا بولو، بتاؤ؟" اس کے الفاظ پر وہ بھنا گئی تھی۔

"دیکھو... دیکھو۔" اسے اب اپنے الفاظ کی سنگینی کا احساس ہوا۔ "میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ظاہر ہے انسان کو احتیاط پیش نظر رکھنی چاہیے اور احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ تم فوراً" اس سے علیحدہ ہو جاؤ۔"

"علیحدہ ہو کر کہاں جاؤں؟ تمہارے کرائے کے فلیٹ میں؟ ہوش کے ناخن لو آصف، کیوں اپنی اور میری آسائشات کے دشمن بنے ہوئے ہو۔ اگر بالفرض میں اس سے طلاق لے بھی لوں تب کیا ہو گا؟" اس نے طنزیہ پوچھا۔

"بے وقوف لڑکی!" اس نے بہ طور خاص لڑکی کا لفظ استعمال کیا "یہ گھر تمہارے نام پر ہے۔ یہاں سے جانا تمہیں نہیں اسے پڑے گا۔ تمہاری ڈلیوری میں بس اب تھوڑا ہی وقت تو رہ گیا ہے۔ اس کے بعد ہم فوراً" ہی اسے بیچ کر اپنا کام شروع کر دیں گے۔"

"کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو" وہ پرسوچ لہجے میں بولی۔ "لیکن میں ڈرتی ہوں اگر میرے اس مطالبے نے کوئی گڑبڑ پیدا کر دی تو؟"

"کیوں گھبرا رہی ہو جان!" آصف اس کے نزدیک ہوا "میں ہوں نا تمہارے ساتھ اور پھر تمہیں آج نہیں تو کل بھی کرنا پڑے گا تو آج کیوں نہیں۔" اس نے چندا کو بانہوں میں بھر لیا (غالباً" تحفظ کا احساس دلانے کے لیے) چندا نے مزاحمت نہیں کی۔

اسی وقت کوئی چیز تھی جو بڑی زور سے آکر آصف کے سر میں لگی۔ وہ بے ساختہ چندا کو چھوڑ کر اپنا سر سہلانے لگا۔ یہ ٹینس بال تھی جو ان دونوں کو کافی دیر سے دروازے کی اوٹ سے دیکھتے سونو نے کھینچ ماری تھی۔ ایک دم ہی وہ چندا کی نظروں میں آیا تھا۔ وہ بپھر کے اس کی جانب بڑھی۔

"ادھر آ..." وہ اتنا خائف ہوا کہ بھاگ بھی نہ سکا۔

"بد تمیز... کمینے، کیوں ماری تو نے بال؟" اس نے سونو کے نرم نرم گال تھپڑوں سے سرخ کر دیے۔ کچھ یہ خوف بھی تھا کہ نہ جانے اس نے کیا سن اور دیکھ لیا ہو اور وہ کہیں جمیل کو نہ بتا دے۔ آج سے قبل چندا کو ایسا کوئی خوف دامن گیر نہ ہوا تھا۔

"مما! پلیز مجھے مت ماریں۔" وہ روتے ہوئے بولا۔

"جانے دو یار... کیوں مار رہی ہو اسے۔" دل تو آصف کا بھی یہی چاہ رہا تھا مگر وہ یونہی بولا۔

"جا ادھر سے... اور خبردار جو اپنے باپ کو کچھ بتایا ہو تو۔ اگر ایک لفظ بھی منہ سے پھوٹا نہ تو تیرا گلا کاٹ دوں گی۔" وہ سیب کاٹنے والی چھری اٹھا کر اس کی جانب بڑھی۔

وہ روتے ہوئے الٹے قدموں اپنے کمرے کی جانب بھاگ گیا۔

"سارا موڈ خراب کر دیا۔ اتنی مشکل سے تو تم ہاتھ آئی تھیں۔"

وہ خباثت سے مسکراتے ہوئے اپنا سر سہلا رہا تھا۔

"ہر وقت بے تکی مت ہانکا کرو۔ نجانے اس نے کیا سنا ہو، کہیں جمیل سے کچھ پھوٹ نہ دے۔"

"آج تک بتایا ہے، جو اب بتائے گا۔"

"ہم نے اس کے سامنے کبھی جمیل کے متعلق بات بھی تو نہیں کی۔"

"تم پریشان مت ہو، کچھ نہیں ہو گا۔ آخر میں تمہارے گھر بھی تو آتا ہوں۔ ابھی تک تو کوئی مسئلہ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

نہیں ہوا۔" وہ بے فکری سے بولا۔
"وہ اور بات ہے۔" چندا بولی۔ "جمیل نہ تنگ نظر ہے نہ ہی بے وجہ کا شکی۔ اگر تم گھر آتے ہو تو تم میرے کزن ہو۔۔۔ بھلا اس بات پر جمیل کیا اعتراض جڑے گا۔" وہ مسکرا کر بولی۔ تو آصف آنکھ دبا کر بولا۔
"واہ جان۔۔۔ بہت خوب 'استاد ہو تم پوری۔"
"بننا پڑتا ہے۔" وہ تفاخر سے مسکرائی۔ "سیدھے سادے طریقے سے دنیا جینے نہیں دیتی۔"
"اچھا باتیں ہی کرتی رہو گی یا کچھ خاطر تواضع بھی کرو گی۔" اس نے کہا۔
"اوفوہ! ایک تو پیٹو بہت ہو تم۔ ٹھہرو دیکھتی ہوں، کچھ پڑا ہوا تو لے آتی ہوں۔"
دوسری طرف روتے روتے سونو سو گیا تھا۔ مگر کبھی کبھی نیند میں بھی سسکی لے رہا تھا۔ اور ساتھ ہی ساتھ پکارتا۔
"بابا۔۔۔ زینت بی۔۔۔ مما بہت گندی ہیں۔ مما بہت۔۔۔"

☼ ☼ ☼

کوئی بہت دردناک انداز میں چیختا تھا۔ گھبرا کر میرب کی آنکھ کھلی۔
ہائے میں مرگئی۔۔۔ ارے کوئی اٹھاؤ مجھے۔" کوئی پکار رہا تھا۔ اس نے حواس باختہ ہو کر بستر چھوڑ دیا۔ آواز اس کے واش روم سے آرہی تھی۔ واش روم کا دروازہ لاکڈ نہیں تھا صرف بند تھا۔ اس نے ناب گھمایا۔
"ہائے بی بی۔۔۔ ٹوٹ گئی میری ہڈی۔۔۔ مرگئی میں۔"
اس کی کام والی ماسی واش روم کے سفید چکنے ٹائلز پر چت پڑی چیخ رہی تھی۔
"ارے صغریٰ۔۔۔ کیسے گریں تم؟" وہ بوکھلا گئی۔
"ہاتھ دو مجھے اور اٹھنے کی کوشش کرو۔" وہ آگے بڑھی۔
"نہ بی بی!" وہ دہشت سے چلائی۔ "آپ اندر نہ آئیں ادھر پورے غسل خانے میں نجانے کیا چکنی چکنی چیز پڑی ہے۔ گر جاؤ گی آپ بھی۔"
میرب ڈر کر ٹھہر گئی۔ پھر کچھ سوچ کر مڑی اور باہر نکل کر لالی کو زور زور سے آواز دینے لگی۔
"کیا ہوا بیگم صاحب۔" وہ دوڑ کر آئی۔
"جاؤ جا کر میرے باتھ روم سے صغریٰ کو اٹھاؤ، وہ وہاں گر گئی ہے اور شریف کو کہو ڈرائیور سے گاڑی نکلوائے۔ اس کی حالت دیکھ کر لگتا ہے خدانخواستہ اس کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔" لالی اندر گئی۔ بڑی دقتوں سے صغریٰ کو اٹھایا۔ بیچاری کو بہت تکلیف ہو رہی تھی۔
وقار بھی آگئے۔ انہیں بتایا تو وہ خود لالی اور شریف کے ساتھ اسے ہسپتال لے گئے۔ میرب سر تھامے بیٹھی تھی۔ گھبراہٹ میں اس کی آنکھ کھلی تھی لہٰذا اب سر میں بہت درد ہو رہا تھا۔
"کیا چیز تھی فرش پہ۔ جو وہ یوں بری طرح پھسلی۔۔۔ اور اس سے پہلے اگر واش روم میں، میں چلی جاتی تو۔۔"
خوف سے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ دوڑ گئی "اف میرے اللہ! تیرا لاکھ لاکھ شکر تو نے مجھے اور میرے بچے کو بچالیا۔"
وہ سب ہی کچھ سوچ رہی تھی سوائے اس کے جو اسے واقعی سوچنا چاہیے تھا۔

☼ ☼ ☼

آج مانو کی شادی تھی۔
قاسم کی بیوی ثمینہ ایک نیک سیرت اور قدرے خوب صورت عورت تھی۔ اس نے ان بہنوں کے بعد گھر کا انتظام بڑے اچھے طریقے سے سنبھال لیا تھا۔ نازو کے دو بچے تھے اور قاسم کے تین۔ ہاشم تلاش رزق کے لیے دبئی چلا گیا تھا۔ بی جان مزید بوڑھی ہو چکی تھیں۔ وہ سب بھائی بہنیں آپس میں میل ملاقات رکھتے تھے۔ بس صرف چندا ہی تھی جو ان لوگوں سے مکمل کٹ گئی تھی۔ ابھی بھی وہ منہ بنائے اک کونے میں بیٹھی بیزار ہو رہی تھی۔ اس کے برعکس جمیل ہر ایک سے خوش خلقی سے مل رہا تھا۔ اس کے دل میں ان لوگوں کے لیے احترام تھا اور وہ جب بھی ان لوگوں سے ملتا اسے چندا کی اس قدر برعکس طبیعت پر حیرانی ہوتی تھی مگر آج حیرانی نہیں افسوس ہو رہا تھا، جو وہ چندا

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

کے ساتھ کرنے والا تھا ہر چند کہ چندا اسی قابل تھی مگر یہ لوگ..." اس کا دل اداسی سے بھر گیا۔

"السلام علیکم..." ثمینہ نے ایک کونے میں بیٹھی چندا کو بڑی ہونے کے باوجود جا کر خود سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب دینے کے بجائے منہ پھیر لیا۔ کیسے نہ پھیرتی... قاسم کی بیوی جو تھی۔ وہ خفیف ہو گئی۔ نازو نے کڑی نگاہ اس پر ڈالی تھی۔

"بھابھی سلام کر رہی ہیں۔" اس نے جتایا۔

"تو میں کیا کروں؟" وہ تنک کر بولی۔

"تمہیں آج تک بڑے چھوٹے کی تمیز نہیں آئی۔"

"مجھے کوئی خاص ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔"

"بہت بدتمیز ہو تم بلکہ مزید بدتمیز ہو گئی ہو... جمیل بھائی نے تمہیں کچھ زیادہ ہی سر چڑھا رکھا ہے۔" وہ واقف حال تھی۔

"نصیب نصیب کی بات ہے۔" وہ کندھے اچکا کر اترائی۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں تم لوگ ادھر کیوں رک گئی ہو، دیگر مہمانوں کی بھی مزاج پرسی کرو۔" قاسم آکر بولے۔ انہوں نے اسے مکمل نظر انداز کر دیا تھا۔ مگر وہاں کسے پروا تھی۔

"ہونہہ۔" ان کے جانے کے بعد اس نے گردن جھٹکی۔ "بھیڑ بکری کی طرح مجھے اس بوڑھے آدمی سے بیاہ دیا۔ اگر اس وقت ان لوگوں نے میری شادی نہ کی ہوتی تو آج میں کہاں ہوتی؟" اس کے دماغ میں پھر سے کیڑا کلبلانے لگا۔ دوسری طرف ثمینہ، نازو سے کہہ رہی تھیں۔

"چندا کے مزاج ہی نہیں ملتے۔ میں نے آج تک اس جیسی بدتمیز اور بدمزاج عورت نہیں دیکھی اور پھر کتنی ناشکری ہے وہ، میں نے تو ہمیشہ اسے جمیل بھائی سے بیزار ہی دیکھا ہے اور تو اور مجھے تو لگتا ہے جیسے اسے اپنے بچے تک سے کوئی لگاؤ نہیں۔" ظاہر ہے ان کے ساتھ بدتمیزی کی گئی تھی، انہوں نے ایسا ہی رد عمل ظاہر کرنا تھا۔

"بس بھابھی۔" نازو شرمندگی سے بولیں۔ "شروع سے ابا کی لاڈلی رہی..."

"ارے پتا ہے۔ سب مجھے۔" وہ بات کاٹ کر بولیں۔ "مگر ایسا بچپنا توبہ ہے۔ بی جان بھی ہر وقت اس کے لیے پریشان رہتی ہیں۔"

"ہاں... یہ ذرا اور طبیعت کی ہے۔" وہ اور کیا کہتی بھابھی سے۔ مگر وہ سوچ رہی تھیں کہ واقعی چندا آج تک نہیں بدلی۔ ویسی ہی خود غرض اور بے دید ہے۔ نجانے جمیل بھائی جیسا نفیس آدمی اس کی بدتمیزیاں کیسے برداشت کرتا ہو گا... بس اللہ ہی اسے سمجھ دے۔"

وہ سر جھٹک کر آگے بڑھ گئیں کہ بارات آنے کا شور اٹھ رہا تھا اور سونو نے بغور بدتمیزی کرتی چندا کو دیکھا تھا اور اس کا رد عمل دیتی ثمینہ کو بھی۔

نجانے یہ ہر اس جگہ کیوں موجود ہوتا تھا جہاں اسے نہیں ہونا چاہیے تھا۔

☆ ☆ ☆

"کمال ہے۔" حادثے کا سن کر ماریہ تحیر سے بولی۔ "آخر کیا تھا تمہارے واش روم میں۔"

"یار پورے فرش پر صرف پھیلا ہوا تھا، واش روم کے ٹائلز بہت چکنے ہو گئے تھے۔ میں تو سو رہی تھی وہ بیچاری روزانہ کی طرح صفائی کرنے آئی تھی۔" اس نے بتایا۔

"تو کیوں پھیلا رکھا تھا وہاں جیل، اس کی ہڈی تڑوانے کے لیے۔"

"ارے تو میں نے کہاں پھیلایا یار" وہ برا مان گئی۔

"تو سائر بھائی نے گرا دیا ہو گا... تمہاری ایسی حالت ہے انہیں تو بہت خیال رکھنا چاہیے۔"

"رکھ تو رہے ہیں یار!" وہ اس کا دفاع کرتی ہوئی بولی۔ "روز مجھے اپنے ہاتھوں سے رات کو دودھ دیتے ہیں۔ دوائی وغیرہ کا پوچھتے ہیں۔ میرا دل گھبراتا ہے تو دل بہلاتے ہیں۔"

"دل بہلاتے ہیں۔" ماریہ شریر ہوئی۔ "وہ کیسے؟"

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY
RSPK.PAKSOCIETY.COM FOR PAKISTAN

"تم بھی نا۔" وہ مسکرا دی۔ "انہیں غزلیں سننے کا شوق ہے۔۔۔ مجھے بھی سنوا دیتے ہیں۔"
"اب انہیں لمبی لمبی خاموشی کے دورے تو نہیں پڑتے؟"
"نہیں یار! اس نیوز کے بعد سے ان کے اندر بہت پوزیٹو چینج آیا ہے۔" وہ سوچتی ہوئی بولی۔
"ہوں' دیٹس گریٹ۔۔۔ بہرحال تم اپنا بہت خیال رکھنا۔" اس نے کہہ کر فون بند کر دیا۔ مگر وہ میرب سے بات کر کے کچھ بے چین سی ہو گئی۔ کچھ تھا جو اس کے ذہن میں کھٹک رہا تھا۔ مگر کیا فی الحال وہ سمجھنے سے قاصر تھی۔

★ ★ ★

یہ پہلی بار تھا کہ اس نے اتنے بے ہودہ اور مختصر کپڑے پہنے تھے۔ مگر تعجب کی بات تو یہ تھی کہ فوٹوگرافر کہہ رہا تھا کہ وہ بہت بیوٹی فل لگ رہی ہے۔
وہ شرماتی' جھجکتی' کنفیوز ہوتی ڈائریکٹر کے کہنے پر عمل پیرا رہی۔ بالآخر اس کا ولگر شوٹ مکمل ہو ہی گیا۔
"کمال کا پیس ہے گل۔۔۔ کہاں چھپا رکھا تھا۔" ٹونی آنکھ دبا کر بولا۔
"قسم سے آنے دو یہ شوٹ مارکیٹ میں۔۔۔ تہلکہ مچ جائے گا تہلکہ۔"
"بس دیکھ لیں۔ خاص آپ کے شوٹ کے لیے لائی ہوں۔" گل احسان کرنے والے انداز میں بولی۔
"قدر دانی ہم سے بہتر کوئی کر سکتا ہے۔" وہ اب کمپیوٹر اسکرین پر تصویریں منتخب کر رہا تھا۔
"یہ دیکھو۔۔۔" اس نے ساتھ شال لپیٹے بیٹھی اجیہ کو ستائشی انداز میں کچھ دکھایا۔ یہ اس کی اپنی تصویر تھی' اسے خود یقین نہ آیا۔ وہ کالے رنگ کے اسکن ٹائٹ منی اسکرٹ اور بلاؤز میں شارپ ریڈ لپ اسٹک لگائے کرسی پر ٹانگیں موڑے بیٹھی تھی۔
خود تصویر دیکھ کر اسے پسینہ آگیا۔
"واؤ۔۔۔ اسے کہتے ہیں بولڈ اینڈ بیوٹی فل۔" وہ اس کی تعریفوں میں رطب اللسان تھا۔
گل کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔۔۔ فتح کی چمک۔

اور اجیہ۔۔۔
اس کا سر جھکا ہوا تھا۔ جو ہوا برا ہوا۔ مگر جو ہونے جا رہا تھا وہ بہت ہی برا تھا۔

☼ ☼ ☼

کبھی انسان کو تقدیر کے ہاتھوں مجبور ہو کر کڑوے گھونٹ بھی پینے پڑتے ہیں۔
چندا کو ڈلیوری تک گھر میں رکھنے کا فیصلہ جمیل کے لیے ایک کڑوا گھونٹ تھا۔ ہمدانی نے ٹھیک کہا تھا۔ اگر وہ اسی وقت طیش میں آکر طلاق دے کر اسے گھر سے نکال دیتا تو خود ساری زندگی اذیت میں رہتا۔ یہ سوچ سوچ کر کہ اس کے پاس جمیل کی اولاد ہے۔ گو کہ وہ اس کے متعلق مشکوک تھا۔ مگر شک ہی تھا نا اس کی پیدائش پر دور بھی کیا جا سکتا تھا۔
بس یہی سوچ اسے باندھے ہوئی تھی۔ ورنہ تو چندا کو گھر میں استحقاق و اطمینان سے گھومتے دیکھ کر اس کے دل پر کیا گزرتی تھی۔ یہ وہی جانتا تھا۔ اس کا بس نہ چلتا تھا کہ وہ اس ڈائن کا گلا گھونٹ دے جو اتنے عرصے اس کی عنایات' اس کی محبت کو حق سمجھ کر وصولتی رہی اور جواباً "دیا بھی تو کیا۔۔۔
اتنا بڑا دکھ۔۔۔
وہ فیصلہ کر چکا تھا کہ اسے ایسی زک پہنچائے گا کہ وہ تاعمر یاد رکھے گی۔
شوہر سے بے وفائی کوئی معمولی جرم نہ تھا اور شوہر بھی ایسا جو اسے پلکوں پر بٹھا کر رکھتا تھا۔۔۔
جمیل نے بہت کچھ سوچ رکھا تھا۔ بس وقت۔۔۔ وقت کا انتظار تھا۔

★ ★ ★

آج میرب کی طبیعت نسبتاً" بہتر تھی۔ اس نے اپنے کمرے کے معمولی کام نمٹانے شروع کر دیے۔ پہلے وارڈ روب ٹھیک کی۔ پھر ڈریسنگ ٹیبل سے غیر ضروری سامان ہٹایا۔ اس کے بعد رائٹنگ ٹیبل کی طرف آئی۔ اس پر بکھری کتابیں قلم وغیرہ سمیٹے۔ چھوٹے موٹے کاغذات ترتیب سے فائل میں لگا کر دراز میں رکھے۔ اس کے دھیان کے پردے میں وہ

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

تصویر لہرائی جو اس نے اپنی شادی کے ابتدائی ایام میں دراز میں رکھی دیکھی تھی۔ وہ یک بیک افسردہ سی ہو گئی۔ سب کچھ بظاہر درست ہو چکا تھا مگر نجانے کیوں میرب کے اندر اب بھی خلا موجود تھا... اسے زندگی میں اپنے اور سائر کے رشتے میں کہیں کچھ کمی سی لگتی تھی۔

"تو یہ طے ہے کہ میں آپ کی زندگی کی ساتھی ہوں مگر آپ کی محبت کی حق دار اب بھی نہیں شاید۔" وہ نڈھال سی ہو کر وہیں کرسی پر ڈھے گئی۔ اور اس نے یونہی اس دراز کو کھینچا جو اس کی دانست میں مقفل ہونا چاہیے تھی اور جس میں اسے تصویر ملی تھی۔

مگر یہ کیا... اس نے دراز کھینچی۔ وہ باہر نکل آئی۔

سارا اضمحلال پل بھر میں ہوا ہو گیا۔ وہ سیدھی ہو بیٹھی... دراز میں ترتیب سے کئی ڈائریاں رکھی تھیں۔ اس کی سمجھ میں ہی نہیں آیا کہ کیا کرے مگر کچھ تو کرنا ہی تھا۔ سو اس نے سب سے نیچے والی کالی جلد کی ڈائری اور اس کے اوپر رکھی براؤن ڈائری دونوں باہر نکال لیں اور جلدی سے دراز بند کر کے اٹھی اور وہ ڈائریاں اپنے عام استعمال کے ہینڈ بیگ میں ڈال لیں۔ اس پورے عرصے میں وہ گھبرا گھبرا کر دروازے کی جانب ہی دیکھ رہی تھی۔ جوں ہی اس نے بیگ کی زپ بند کی دروازہ بجا۔ اس کا سانس اوپر کا اوپر نیچے کا نیچے رہ گیا۔

"کک... کون؟" حالانکہ وہ جانتی تھی، سائر اس وقت نہیں ہو سکتا۔

"بی بی۔" لالی تھی۔ "آپ نے کہا تھا نا کہ ساری سبزیاں کاٹ کر آپ کو بلالوں۔"

"اچھا... اچھا۔" وہ جلدی سے اٹھی اور باہر نکلی۔

آج اس کا چائنیز بنانے کا ارادہ تھا۔ اس کے گھریلو سلیپرز ہمیشہ کمرے کے باہر ہی رکھے ہوتے تھے صرف اس کا روم اور ڈرائنگ روم کارپیٹڈ تھا باقی سارے گھر میں ٹائلز، ماربل وغیرہ لگے تھے۔

میرب نے سلیپرز پہنے، وہ دو قدم ہی چلی تھی کہ بری طرح لڑکھڑائی۔ اس کی دلدوز چیخ پورے گھر نے سنی تھی۔

☼ ☼ ☼

چندا نے ایک خوب صورت صحت مند بچی کو جنم دے دیا تھا۔

اس روز جمیل بہت رویا۔ وہ اس بچی کو گود میں لینے، پیار کرنے کی ہمت خود میں نہیں پا رہا تھا۔ اسپتال میں ان کے ملنے جلنے والے آ جا رہے تھے۔ مانو بھی اپنے شوہر کے ساتھ آئی۔ جمیل کو بطور خاص مبارکباد بھی دی۔ اور اپنے کراچی شفٹ ہونے کی اطلاع بھی۔ اسے یہ نئی گڑیا بے حد اچھی لگی تھی۔ جمیل پر جمود طاری تھا۔ ہمدانی ہی نے ڈاکٹر سے بچی کے ڈی این اے ٹیسٹ کے لیے کہا... ڈاکٹر نے کیا کہا کیا نہیں یہ ہمدانی نے اسے نہیں بتایا۔ مگر ٹیسٹ ہو گیا...

دو روز بعد ثابت ہوا کہ پیدا ہونے والا اس کا اپنا خون تھا۔ اب جا کر جمیل پر سکون ہوا۔ اس کے سوختہ لبوں پر مسکراہٹ بھی چمکی اور اس نے نازک کومل گلابی گلابی گڑیا کو اٹھا کر پیار بھی کیا۔

"تو ثابت ہوا کہ میرا تمہیں گھر میں رکھنے کا فیصلہ درست تھا اور جو دوسرا فیصلہ میں نے تمہارے لیے کیا ہے وہ بھی صد فیصد درست ہے... اب وہ وقت آ گیا ہے چندا بیگم... تمہارے دیے گئے ہر زخم کا حساب ہو گا۔" وہ بیڈ پر پڑی نقاہت زدہ سی چندا کو دیکھ کر سفاکی سے سوچ رہا تھا۔

☼ ☼ ☼

"جس وقت تمہارے گھر سے فون آیا مانو میری تو جان ہی نکل گئی۔"

سعدیہ بیگم کہہ رہی تھیں۔ "جس وقت میرب پھسلی اگر بروقت لالی اسے نہ تھام لیتی تو بہت نقصان ہو جاتا مگر نہیں ہوا وہ پھر بال بال بچ گئی۔" وقار نے پریشانی سے سعدیہ کو فون کر دیا۔ وہ ماریہ کو لے کر دوڑی چلی آئیں، اس کی کمر میں بری طرح جھٹکا آیا تھا۔ سعدیہ ہی نے لے جا کر اسے ڈاکٹر کو دکھایا۔ ڈاکٹر نے کمر پر ملنے کی دوائی دی اور ساتھ ہی کمر سینکنے کی ہدایت کی۔ اور اس وقت سعدیہ اس کے کمرے میں بیٹھی

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا
- ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

دونوں ہی کام کر رہی تھیں۔ وقار اس کا خیال کرنے پر ان کے بے حد مشکور تھے۔ اجیہ بھی اس کی خیریت پوچھ گئی۔ وہ آج کل (بہ قول اس کے) اپنے امتحانات میں مصروف تھی۔

اس پورے عرصے میں ماریہ بالکل خاموش تھی۔ وہ جو سوچ رہی تھی وہ میرب سے کہنا نہیں چاہتی تھی۔ اس کے ساتھ ہونے والے پے در پے حادثات اتفاق نہیں تھے... اتنا تو وہ سمجھ گئی تھی۔

☼ ☼ ☼

اگر حادثہ اتفاقی نہ ہو تو پھر سازش ہوتا ہے۔

مگر کس کی...؟

یہاں سوچ کا سرا الجھ رہا تھا۔

"ایسا کرو..." وہ کچھ دیر بعد سنجیدگی سے بولی "تم اپنی ڈلیوری تک ہمارے گھر چل کر رہو۔"

"نہیں ماریہ!" میرب نحیف آواز میں بولی۔ "میں بے آرام ہو جاؤں گی وہاں... پھر تمہاری تیاریاں بھی چل رہی ہیں' خوامخواہ ڈسٹرب ہو جاؤ گے میری وجہ سے تم لوگ۔"

"یہ کیا بات کی تم نے بیٹا؟" سعدیہ نے خفگی سے کہا "ہم تو ہرگز بھی ڈسٹرب نہیں ہوں گے۔ میں تو کہتی ہوں تم ابھی چلو۔"

"نہیں آنٹی..." اس نے محبت سے ان کا ہاتھ تھاما' "آپ کی محبت سر آنکھوں پر مگر آپ سمجھ سکتی ہیں... آج کل مجھے اپنے گھر کے علاوہ کہیں قرار نہیں ملتا۔"

وہ بولی تو سعدیہ مسکرا کر اثبات میں سرہلانے لگیں۔

"کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو... ایسی حالت میں سو طرح سے جی گھبراتا ہے۔ اب جی کو شوہر کے علاوہ بہلائے کون۔"

"مگر مجھے تمہارا یہاں رہنا نامناسب لگتا ہے۔" ماریہ بے چینی سے بولی۔

میرب پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔

"تم رہنے دو... جہاں رہے اللہ کی حفاظت میں رہے۔ یوں بھی اس حالت میں عورت اپنے شوہر کے سامنے رہے تو اچھا ہے' میں تمہیں چھوڑ دیتی یہاں مگر کیا کروں' شادی کی تیاریاں بھی سر پر ہیں۔" وہ ایسے لہجے میں بولیں جیسے فیصلہ نہ کرپا رہی ہوں۔

"ارے نہیں آنٹی!" میرب ان کے انداز پر نہال ہی ہوگئی "میں ٹھیک ہوں۔ آپ آرام سے جا کر شادی کی تیاریاں کریں۔ اس کی تو عادت ہے میرے متعلق اتنی حساسیت سے سوچنے کی۔" وہ محبت پاش نگاہوں سے ماریہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

تب ہی لالی نے چائے لا کر رکھی۔

"بھئی لالی... شاباش! تم نے بہت خیال کیا ہماری میرب کا... یہ لو' رکھ لو انعام ہے تمہارا۔" سعدیہ بیگم نے پرس کھول کر ہزار ہزار کے کئی نوٹ نکال کر اسے تھمائے۔

"وہ تو جی میرا فرض تھا۔" وہ نوٹ دیکھ کر گھبرا گئی۔ پھر میرب نے کہا "رکھ لو" تو اس نے جلدی سے رکھ بھی لیے۔

"اور ہاں... تم نے آئندہ بھی اس کا اچھی طرح خیال کرنا ہے۔ ٹھیک۔" انہوں نے کہا۔

"کیوں نہیں جی... اب تو میں میرب بیگم صاحبہ کو بیڈ سے پیر بھی زمین پر نہیں رکھنے دوں گی... پتا نہیں کس حاسد کی نظر لگ گئی ہے' جب دیکھو کوئی نہ کوئی مصیبت ہی لگی ہوئی ہے ان کے ساتھ۔"

"اچھا جاؤ' بابا کو بھی چائے دو۔" وہ سرہلا کر چلی گئی۔

"اب تم نارمل ہو بھی جاؤ یار۔" میرب نے ماریہ کی سنجیدگی پر اسے ٹوکا تو وہ جبراً" مسکرا دی۔ مگر اس کا دماغ اس لمحے بھی کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

☼ ☼ ☼

آج صبح ہی سے حبس زدہ سا موسم تھا۔ کچھ عجیب سا بے چین اور بے کل کر دینے والا موسم...

اوپر سے نومولود مسلسل روئے چلی جا رہی تھی اور چندا بے زار سی بیٹھی اس پر کوئی توجہ نہیں دے رہی تھی۔

"زینت بی... بچی کو لے کے جائیں یہاں سے۔"

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

واش روم سے جمیل ابھی ابھی باہر نکلا تھا۔ اس نے چندا کو سرزنش کی نہ ٹوکا۔ بس یونہی سنجیدگی اور بیگانگی سے پہلے شیشے کے سامنے کھڑا بال جماتا رہا بعد ازاں اپنا مختصر سا سفری بیگ کھول کر اس میں دو جوڑے ڈالے اور چند ضروری سامان۔

"کہیں جا رہے ہو؟" اس نے پوچھا۔ زینت بی روتی ہوئی بچی کو لے گئی تھیں۔

"ہاں..." اس نے مختصراً" کہا اور سوٹ کیس بند کیا۔

"کہاں؟"

"شہر سے باہر... دو تین روز میں واپسی ہو گی۔" اس نے بغور اس کی جانب دیکھ کر اس کے تاثرات جانچے۔

"اچھا۔ اچھا۔" وہ سر ہلا کر بولی۔ "کام کے سلسلے میں جا رہے ہو گے اور وہ جو میرے نام پر تم نے اپنا کام شروع کیا ہے' اس کا پرافٹ آنا شروع ہوا وہ تو تم میرے ہی اکاؤنٹ میں جمع کروایا کرو گے نا۔" وہ حریصانہ دلچسپی سے پوچھنے لگی۔

"وقت لگتا ہے... پرافٹ فوراً" آنا شروع نہیں ہوتا۔" وہ اب اپنے کف لنکس بند کر رہا تھا۔

"ایک تو میری ہر چیز میں نجانے اتنا وقت کیوں لگتا ہے۔ انتظار کرنا مجھے بالکل پسند نہیں۔" وہ ناک چڑھا کر حد درجہ اکتاہٹ سے بولی۔

"تمہیں اندازہ ہی نہیں۔" وہ اس کی طرف مڑا۔ "تمہیں آج تک کسی چیز کے لیے بھی ترسنا، صبر کرنا نہیں پڑا ہے چندا... تمہاری زندگی عیش و آرام سے عبارت رہی ہے مگر تم ناآشنا رہیں اپنے اوپر ہونے والی اس عنایت اور کرم سے۔"

"ہونہہ... تمہیں کیا پتا میں نے زندگی میں کتنا صبر کیا ہے۔" وہ تنک گئی۔

"کتنا صبر کیا ہے۔ میں اچھی طرح واقف ہوں۔" وہ طنزیہ ذو معنی انداز میں بولا۔ "خیر چھوڑو یہ بیکار کی بحث۔ مجھے دیر ہو رہی ہے' اب میں نکلتا ہوں۔" اس نے کہا اور اپنا بیگ اٹھا کر باہر چل دیا۔ باہر نکلنے سے قبل اس نے ایک عجیب سی سرد نگاہ اس پر ڈالی تھی مگر وہ اندازہ ہی نہ کر سکی کہ اپنی ہی کسی ادھیڑبن میں لگی تھی۔

"بہت جلد تم پر صبر کا مفہوم آشکار ہو جائے گا چندا... اب تمہیں زیادہ انتظار کی چنداں ضرورت نہیں۔"

Downloaded From
Paksociety.com

وہ زہر خند ہو کر سوچ رہا تھا۔

☆ ☆ ☆

"لعنت ہے..." سائر نے فون بند کر کے دانت پیسے۔

میرب خیریت سے تھی... وہ ایک مرتبہ پھر اپنے ارادے میں ناکام ہو چکا تھا۔

"یہ تقدیر کیسا مذاق کرنے چلی ہے میرے ساتھ... کوئی اور سائر دنیا میں نہیں آسکتا... بالکل نہیں آسکتا۔ جو اذیت' جو تکلیف میں نے جھیلی... میں اس میں کسی اور کو مبتلا نہیں دیکھ سکتا... نہیں' نہیں تمہیں ہر حال میں ختم ہونا ہے' چاہے اس کے لیے مجھے میرب کی جان ہی کیوں نہ لینی پڑے۔"

اس کی آنکھیں لہو رنگ ہو رہی تھیں... سوچیں زہر آلود... روح زخم زخم اور دل...

وہاں خاموشی تھی... اداس خاموشی۔

☆ ☆ ☆

"امی! کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ میرا وہ شوٹ میگزین میں نہ چھپے... بس آپ تصویروں کے ساتھ جو کرنا چاہیں کر لیں۔" وہ ناخن بری طرح سے کترتی ہوئی مضطربانہ لہجے میں گویا تھی۔

"کیا بات کر رہی ہو۔" وہ ناراض ہوئی۔ "تمہارا شوٹ اس قدر شاندار ہے کہ ان لوگوں نے۔ پہلی ترجیح کے طور پر چھاپا ہے۔ اپنے میگزین میں۔"

"مگر امی... وہ بہت چیپ ہے۔" اس نے اٹکتے ہوئے کہا۔

"چیپ تو ہرگز نہیں ہے ہاں البتہ بولڈ ضرور ہے مگر تمہیں کس بات کی فکر سوار ہو گئی ہے۔ تم نے تو اپنے

READING
Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY
FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1
PAKSOCIETY

باپ سے بدلہ لینا تھا نا' اپنی ناتمام آرزوؤں کا' یہ جنگ ہے اجیہ' اور اس جنگ میں سب جائز ہے۔" وہ خم ٹھونکنے والے لہجے میں بولی۔

"مگر آپ کیا کرنے والی ہیں؟" اس نے پریشانی سے پوچھا۔

"بہت جلد تمہیں پتا چل ہی جانا ہے اجیہ! تم اتنی فکر مند کیوں ہو رہی ہو۔" وہ لاپروائی سے بولی۔

"فکر تو کرنی پڑتی ہے نا... نجانے آپ کیا کرنے والی ہیں اور اس کے بعد نجانے یہ لوگ مجھ سے کیا سلوک کریں۔" وہ تیز ہو کر بولی۔

"اب تیر کمان سے نکل چکا ہے... جتنا سوچو گی اسی قدر تفکرات بڑھیں گے... بہتر ہے کہ تم سکون سے آنے والے وقت کا انتظار کرو۔"

"اور کر بھی کیا سکتی ہوں۔" وہ گہری سانس بھر کر بولی۔

"اچھا فون رکھتی ہوں... پارلر کے لیے نکلنا ہے مجھے... حالانکہ میری طبیعت ٹھیک نہیں... بس اب تو تم سے امید لگی ہے مجھے 'ایک بار کامیابی تمہارے قدم چوم لے۔ بس میں نے تو سوچ لیا ہے میں یہ جاب فوراً" چھوڑ دوں گی۔ ارے بھئی جب تم مٹھیاں بھر بھر کما رہی ہو گی تو مجھے ان چند ٹکوں کی خاطر اپنا بڑھاپا خوار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیوں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا۔" اس نے تائید چاہی۔ اس عرصے میں پہلی بار اجیہ کچھ ہلکی پھلکی ہوئی۔ آخر کو وہ اپنی "محروم مظلوم" اور "زمانے بھر کی ستم رسیدہ" ماں کے کام آ رہی تھی تو اس کا کام غلط کیسے ہو گا؟

"جی امی! بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ... میری زندگی کا فی الحال آپ کی مدد اور ساتھ دینے کے سوا دوسرا کوئی مقصد نہیں۔"

"میں جانتی ہوں تم میری بہت اچھی بیٹی ہو۔"

بیٹی تو شاید وہ اچھی ہی تھی مگر ماں...؛

(آخری قسط آئندہ ماہ ان شاء اللہ)

بیوٹی بکس کا تیار کردہ

سوہنی ہیئر آئل

SOHNI HAIR OIL

- گرتے ہوئے بالوں کو روکتا ہے
- نئے بال اُگاتا ہے۔
- بالوں کو مضبوط اور چمکدار بناتا ہے۔
- مردوں، عورتوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید۔
- ہر موسم میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

قیمت -/150 روپے

سوہنی ہیئر آئل 12 جڑی بوٹیوں کا مرکب ہے اور اس کی تیاری کے مراحل بہت مشکل ہیں لہذا یہ تھوڑی مقدار میں تیار ہوتا ہے، یہ بازار میں یا کسی دوسرے شہر میں دستیاب نہیں، کراچی میں دستی خریدا جاسکتا ہے، ایک بوتل کی قیمت صرف -/150 روپے ہے، دوسرے شہر والے منی آڈر بھیج کر رجسٹرڈ پارسل سے منگوالیں، رجسٹری سے منگوانے والے منی آڈر اس حساب سے بھجوائیں۔

2 بوتلوں کے لئے ---------- /350 روپے
3 بوتلوں کے لئے ---------- /500 روپے
6 بوتلوں کے لئے ---------- /1000 روپے

نوٹ: اس میں ڈاک خرچ اور پیکنگ چارجز شامل ہیں۔

منی آڈر بھیجنے کے لئے ہمارا پتہ:

بیوٹی بکس، 53-اورنگزیب مارکیٹ، سیکنڈ فلور، ایم اے جناح روڈ، کراچی

دستی خریدنے والے حضرات سوہنی ہیئر آئل ان جگہوں سے حاصل کریں

بیوٹی بکس، 53-اورنگزیب مارکیٹ، سیکنڈ فلور، ایم اے جناح روڈ، کراچی

مکتبہ عمران ڈائجسٹ، 37-اردو بازار، کراچی۔

فون نمبر: 32735021

READING Section

WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY